حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قانتین ۝

ازبسکہ عالیجناب معلی و مقدس القاب جامع دین مبین مروج شرع متین مجتہد وحید
فقیہ آل محمدؐ مجتہد العصر جناب مولوی سید علی محمد صاحب لا زالت
شموس افاداتہ ساطعۃ واقمار افاضاتہ لامعۃ نے سنہ ۱۲۶۲ ہجری میں ترجمہ
ترجمۃ الصلوٰۃ فرمایا تھا بخیال اسکے کہ نماز میں حضور قلب شرط ہے اور حضور قلب
بے فہم معنی نماز وغیرہ کے متصور نہیں ہوسکتا و عوام مومنین فہم معنی عربی سے معذور ہیں اور وہ لکھا

رسالہ ترجمۃ الصلوٰۃ اردو

۱۲۹۲ھ

مسودات میں افتادہ تھا اور لوگ فیض سے اوسکی محروم تھے لہذا حسب فرمایش
جناب فضائل و فواضل مآب حقائق پناہ و دقائق آگاہ ناصر شریعت
سید المرسلین مروج طریقت ائمہ معصومین اجل اکرم برکت ذخیر مجسم
اکمل ابجل عالم باعمل المبرّیٰ من کل شین و مین جناب مولوی شیخ ارشاد حسین صاحب
قبلہ دام توفیقہ رئیس بنونہ جابلسا و جابلقا جونپور حرسہ عن الشرور جامع
واسطے مذہب شیعہ کے

مطبع اثنا عشریہ میں حسن اہتمام سے سید عابد علی رضوی کے چھپا
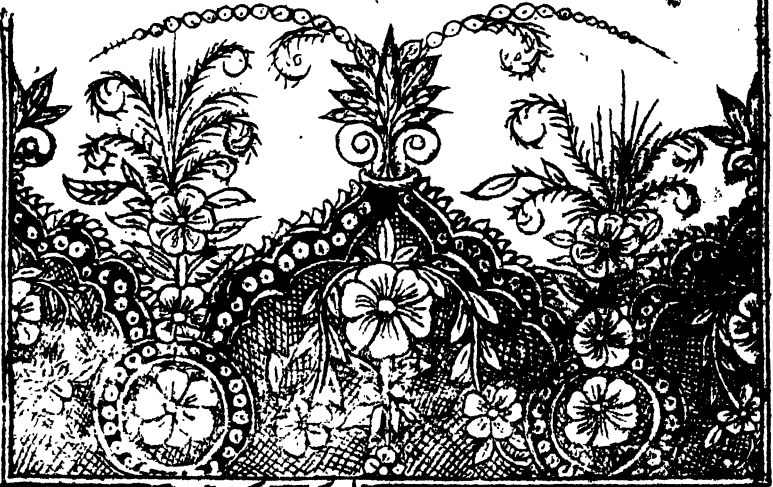
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین
وسید المرسلین محمد واھلبیتہ الطیبین الطاہرین
اما بعد کہتا ہے بندۂ محتاج رحمت پروردگار صمد علی محمد بن
سلطان العلماء جناب مولوی سید محمد دام ظلہ العالی بدوام الایام
واللیالی کہ یہ ترجمہ ہے رسالۂ شریفہ ترجمۃ الصلوٰۃ کا کہ تالیفات
سی عمدۃ المحدثین زبدۃ المجتہدین جناب ملا محمد باقر مجلسی طاب ثراہ
وجعل الجنۃ مثواہ سی ہے اور محض واسطے عموم نفع اور خوشنودی
حق تعالی کے تالیف کیا گیا ومن اللہ التوفیق مصنف علیہ الرحمہ
فرماتے ہیں اور ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ چونکہ نماز عمدہ
ارکان ایمان سے ہی پس سزاوار ہی مومن کو آگاہی شرایط آداب

اوسکے پس چاہیئے کہ جانے یہ کہ خدا ایسا ہی کہ تمام آسمان و زمین
اوسنے پیدا کئے ہین اور ہر عاقل پر ظاہر ہی کہ کوئی بنا بے بنانیوالے
کی نہین ہو سکتی اور سزاوار ہی جاننا خدا کو منزہ اس امر سے کہ وہ مشابہ
کسی مخلوق سے ہو اور لازم ہے اعتقاد اس امر کا کہ خدا جسم
نہین رکھتا اور نور و بزرگی و خوردی و رنگ و بو و مزہ نہین رکھتا
اور کوئی شخص حواس خمسہ سی احساس اوسکا نہین کرسکتا اور سزاوار
ہی یہ کہ جانے خدائے عز و جل کو کہ وہ کہین نہین ہے اور پھر
سب کہین موجود ہی اور جاننا چاہیئے اس امر کا کہ حق تعالے ہر شئی
پر قادر ہی اور ہر چیز کا اختیار رکھتا ہی اور اپنی قدرت کاملہ سے
اوسنے جو چیزین کہ معدوم تہین او نہین موجود کیا اور سزاوار ہے
اعتقاد اس امر کا کہ خدا عالم و دانا ہر ایک چیز سے ہی اور جس چیز
کو چاہتا ہی اور ارادہ کرتا ہی کہ یہ پیدا ہو تو بمجرد ارادہ کے وہ چیز
پیدا ہو جاتی ہے اور جب انسان فکر کرتا ہے خلقت مین
کسی ذرہ کی ذرات کائنات سے تو معلوم کرتا ہے کہ کوئی خدا
ایسا ہی کہ اوسنے اسے پیدا کیا ہی اور حق تعالی کوئی امر برا یا
عبث نہین کرتا اور انسان کو بھی اوسنے عبث نہین پیدا کیا
بلکہ عبادت کی لئے پیدا کیا ہے چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی نہین پیدا کیا
مین نے جن اور انس کو مگر تا کہ عبادت کرین وہ میری اور جناب
باری محتاج بندونکی عبادت کا ہرگز نہین بلکہ چاہتا ہی کہ میری
عبادت کرین تاکہ مین اونہین ثواب غیر متناہی عنایت کرون
پھر چونکہ درمیان جناب باری کے اور اوسکی بندونکی بعد عظیم تہا
اس لئی اوسنے بندونمین سے کچھہ لوگون کو مرتبہ عالیہ رسالت پر
فایز کیا اور اونہین حکم کیا کہ تم ہدایت کی لئی بندونمین جاؤ
اور اونہین راہ رہست بتاؤ اور ہر ایک پیغمبر کو کچھہ معجزے
کرامت فرمائے تاکہ بسبب اون معجزونکے لوگ اونکی تصدیق
کرین اور بندگان الٰہی پر ظاہر ہو کہ خدا کی جانب سی آئے ہین
چنانچہ اونہین پیغمبرونمین سی ہمارے پیغمبر جناب محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ و آلہ کو ہماری ہدایت کی لئی بہیجا اور زیادہ ہزار
معجزون سی اون حضرت کو عنایت فرمائے بلکہ سب معجزے
اگلے نبیون کے فقط اونہین عنایت کئی اور منجملہ اونحضرتؐ
کے خصایص کے یہ امر ہی کہ معجزہ اون حضرتؐ کا تا بقیام
قیامت باقی رہیگا بخلاف اور نبیون ؑ کے کہ معجزی اونکے
فقط اونہین کی حیات تک باقی رہے اور وہ معجزہ قرآن مجید ہے

اس لئے کہ جناب رسالتمآب صلعم نے تمام فصحا و بلغاء عرب سے
فرمایا کہ اسکا جواب لاؤ اور وہ عاجز ہو گئے اور جواب نہ لا سکے
پھر فرمایا کہ دس سورہ ایسے جواب مین اسکے لاؤ اوسمین بہی
وہ عاجز ہوئے پھر فرمایا کہ کسی چھوٹے سورہ کی مثل سورہ لاؤ
اور کوئی اوسکی مثل بھی نہ لا سکا بلکہ سب نے اعتراف عجز کا کیا
اور جس شخص نے کہ پابندی تعصب و حمیت جاہلیت کی نکی
وہ شرف اسلام سے مشرف و ممتاز ہوا اور اعجاز قرآن مجید کا
بہت وجہونسی ثابت ہی اول یہ کہ قرآن مجید اعلی مرتبہ
فصاحت و بلاغت مین ہے کہ کوئی شخص اوس طرح کی فصاحت
و بلاغت پر قادر نہین دوسرے یہ کہ قرآن مجید کا ایسا نظم و نسق
اور اسلوب مرغوب ہی کہ کبھی ایسا کلام کسی کے گوش زد نہ ہوا
تیسرے یہ کہ وہ محیط و متضمن ہے جمیع علوم اولین و آخرین
چنانچہ ہزار برس سی زیادہ گذرے ہین کہ ہزارون عالم و فاضل
قرآن مجید مین غور کرتے ہین اور اوس سی استفادہ و استنباط
علمون کا کرتے ہین اور ابتک ایک قطرے پر بھی اوس بحر
ذخار کی محیط نہین ہوئے اور جس قدر زیادہ فکر کرتے ہین
اور زیادہ علم اوس سی مستنبط ہوتی ہین اور فوائد کثیرہ مستنبط

ہوتے ہین اور باوجودیکہ جناب رسالتمآب صلعم نی آمد و رفت کسی
عالم کے پاس نکی تہی اور مطلقاً کسی سی استفادہ علوم نفرمایا تہا
بلکہ عرب مین خصوصاً مکہ معظمہ مین عہد کرامت مہد مین اوس
جناب کی کوئی عالم بہی نتہا پھر باوجود اوسکے علم نبوت سے
وہ جناب خبر دیتی تہی ساتہہ اون سب کتابونکی جو اگلے نبیون
پر نازل ہوئین تہین اور بیان فرماتے تہے حال اون سب
نبیونکا چوتہے یہ کہ جس کتاب یا حکایت کو دو بار پڑہین
تو پہر اوسکے پڑہنی مین یا سننی مین جی نہین لگتا بخلاف
قرآن مجید کے کہ اگر اوسی سو بار بہی پڑہین تو اور رغبت اوسکی
جانب زیادہ ہوتی ہے پانچوین یہ کہ قرآن مجید مین حق تعالی
نی اکثر امور آیندہ کی خبر دی ہے اور بہت سی امر اونمین سی
واقع ہوئی اور بہت واقع ہونگے چھٹے یہ کہ قرآن مجید
باعث شفا ہی اکثر امراض و بیماریونسی اور دافع اکثر آفتون
کا ہے پس جس آیہ کو خلوص نیت سی کسی امر کی لئی پڑہے
تو البتہ وہ مطلب بر آتا ہی اور بیان باقی اوس اعجاز کا اور
معجزون کا کہ قرآن مجید مشتمل ہے اوسپر ممکن نہین اور حصر اونکا
نہین ہو سکتا ہی اور اسی طرح اور بہی معجزے اون حضرت کے

مثل زندہ کرنے مردے کے اور شق القمر کے اور شہادت
سنگ وچوب اور درودیوار بعثت پر اونحضرت صلعم کے اور اسیطرح
کچہہ معجزے کہ دست حق پرست حضرت امیر المومنین ع اور ائمہ
معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے ظاہر ہوئی جیسا
کہ دلالت کرتے ہین حقیت امامت پراون حضرات ع کی
اوسی طرح دلالت کرتی ہین حقیت نبوت جناب رسالتمآب صلعم پر
اس لیئے کہ اون حضرات ع نے باوصف اظہار اُن معجزات کے
اعتراف واقرار نبوت جناب رسالتمآب ص کا بہی کیا بلکہ معجزے
ان سب کی دلیل وجود پروردگار پر بہی ہین جیسا کہ جب سے
نبی معجزات ظاہر کرتے تہے تو لوگ کہتے تہے کہ اگر خدا نہوتا
تو کیونکر ایسی معجزات پر قدرت حاصل ہوتی اور اعتقاد کرنا
چاہیئے کہ بعد جناب رسالتمآب ص حضرت امیر المومنین ع خلیفہ
اور جانشین اون حضرت ص کی ہین اور اطاعت اونکی تمام خلق پر
واجب و لازم ہے اور بعد اونکے حضرت امام حسن علیہ السلام
اور بعد اونکے حضرت امام حسین علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت
امام زین العابدین علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

اور بعد اونکے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور بعد اونکے
حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت امام محمد تقی
علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور
بعد اونکے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور بعد اونکے
حضرت صاحب الزمان محمد مهدی علیہ السلام کہ امام اس زمانے
کے ہین اور غایب ہین اور ظهور فرمائین گے اور عالم کو عدل
و داد سے مملو فرمائین گے اور سب کافرون اور منافقون کو
دین حق مین لائینگے اور جب جناب رسالتمآب ص حجۃ الوداع سے
مراجعت فرمائی اور غدیر خم مین پهونچے تو حکم خدا هوا کہ وہ حضرت
جناب امیر ع کو اپنا وصی جانشین فرمائین پس جناب رسالتمآب ص
نے امتثال امر الٰهی کیا اور بعد ازان ارشاد کیا کہ گیارہ معصوم ترتیب
ایک کے بعد دوسرا میرے خلیفہ و جانشین هین اور بارهوین امام
غایب هونگا اور پهر ظهور کرینگے اور دنیا کو پر از عدل و داد فرمائینگے
بعد اسکے کہ مملو جور و فساد سے هوا اور یہہ بهی اعتقاد کرنا چاہیے کہ جو
کچهہ خاتم المرسلین جناب رسالتمآب ص نے فرمایا ہی وہ سب
بے کم و کاست صحیح و راست ہی او منجملہ اون امرون کے
یہہ ہی کہ جب حضرت صاحب العصر علیہ السلام ظهور فرمائینگے

تو دشمنونکو زندہ کرینگے اور بہت شیعہ بہی کہ ایماندار و ممتاز ہین زندہ کیے جائینگے اور شیعہ داد اپنی اوس جناب سے طلب کرینگے اور شکایت اپنے دشمنون کی کرینگے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے قرآن مجید مین خبر دی ہی اور اعتقاد کرنا چاہیے کہ سوال قبر و عذاب قبر و ثواب قبر برحق ہے اور قیامت حق ہی اور سب مردے زندہ ہونگے اور جزاے عمل پائینگے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور جب کوئی لڑکا بالغ و عاقل ہوا اور چاہے کہ نماز پڑہے پس اگر جنب ہوا اور نماز کا وقت داخل ہوا ہو تو غسل جنابت کرے اور اسطرح نیت کرے کہ غسل جنابت کرتا ہون مین واسطے اس نماز کے اور باقی نمازون کے اور اون چیزون کے کہ جو بسبب اس غسل کے مباح ہوتی ہین واجب قربۃً الی اللہ اور اگر قصد محض رضای خدا کرے تو بہی کافی ہے یعنی یہ ارادہ کرے کہ چونکہ حق سبحانہ تعالی نے نماز پڑہنے کا حکم کیا ہی تو اسلیئے نماز پڑہتا ہون اور امتثال امر الہی کرتا ہون اور اگر قبل وقت غسل کرے تو فقط قصد قربت کرے اور قصد واجب و سنت نہ کریے اور اگر یہہ قصد کرے کہ مطلق نمازین اس سے مباح ہون تو بہتر ہے اور اسی طرح اگر باوضو نہو تو وضو کرے اگر وقت نماز ہو تو یہہ قصد

وجوب وگرنہ بقصد قربت اور اسی طرح اگر عورت حائض یا نفسا
ہوا ور خون سی پاک ہو تو غسل حیض یا نفاس بجالائی اور اگر
وقت نماز ہو تو بقصد وجوب وگرنہ بقصد سنت اور اگر نماز قضا
انکی ذمہ مین ہو تو قبل وقت بہی غسل و وضو کو واسطے اوس نماز
قضا کی بہ نیت وجوب بجالاسکتی ہین اور اگر یقین اسکا نہو تو
ذمہ مین قضا ہی جیسا کہ مذکور ہوا تو نیت کرے کہ غسل کرتا ہون
واسطے رفع حدث و مباح ہونے نماز کی اور مباح ہونے جمیع اون
چیزون سکے کہ غسل سی مباح ہوتی ہین قربۃً الی اللہ اور جب نیت
سی فارغ ہو تو پانی سر پر ڈالی اور تمام سر وگردن کو دہوئے
اور اگر بال ہون تو پانی بالون کے نیچے بہی پہونچائے اور اگر کان مین
سوراخ ہو تو احوط یہہ ہی کہ اوسمین بہی پہونچائے اور مجرب
ہے کہ سوراخ گوش وغیرہ بند نہین ہوتا جس قدر مدت گذری
اور البتہ پانی بالونکی نیچے پہونچانا چاہیئے اور علما مین مشہور
یہ ہی کہ خود بالونکا دہونا ضرور نہین مگر اگر بال بہی دہوئی تو احوط
ہے اور عورتونکے پیچیدہ بالونکا کھولنا بہتر ہی خصوصاً
غسل حیض و نفاس مین اور جب دہونی سے سر وگردن کے
فارغ ہو تو بدن دہوئی اور احوط یہ ہی کہ پہلے داہنی جانب

دہوئی اور پہر بائین جانب اور بعد غسل جنابت کی احتیاج
وضو نہین اور بعد غسل حیض و نفاس و مس میت صحیح بہی وضو کی
ضرورت نہین بلکہ غسل کافی ہی لیکن اگر وضو قبل از غسل
احتیاطاً بہ نیت قربت بجالائی تو بہتر ہے اور اگر بعد نیت
پانی مین او تر جائی اور غوطہ لگائے تو کافی ہے اور اسے
غسل ارتماسی کہتی ہین اور اگر روزہ دار ہو تو چاہی کہ غسل نہی
کری او سر داخل آب نکری او گو کہ روزے سی نہو تو بھی غسل ترتیبی غسل ارتماسی
سی افضل و بہتر ہو گا اور اگر حمام مین غسل کری تو پہلی سر و گردن
کو درمیان پانی کے دہوئی اور جسقدر بدن اوسکا خارج از آب ہے
تو اوسقدر اوسکا دہونا بہتر ہی اور جو کچہہ پانی مین ہے قصد اوسکے
دہونیکا کری اور اوسی پانی مین حرکت دی اور بدن پر ہاتہہ پہیر
کہ پہلی پانی داہنی جانب سب مقام پر پہونچ جاسے اور بعد ازان
بائین جانب سب جگہہ اوسی طرح پانی پہونچائی اور اگر ہر طرف کے
دہونی مین اوس جانب کے پاؤن کو پانی سے خارج کرلے اور پہیر
پانی ڈالی بعد ازان اوسی داخل آب کری تو بہتر ہے اور اگر غسل
ارتماسی مین پہلی بدن کو پاک کری اور ایک تختہ روی آب پر
حائل کری اور خود بالای تختہ کہڑا ہو اور نیت کرکے متصل اوسکے

داخل آب ہو تو بہتر ہے اور وسواس جانب شیطان سے ہے
نیت وطہارت مین اور نیت ایک امر قلبی ہی کہ ہر ایک شخص کو
حاصل ہوتی ہے اور جب کوئی شخص وضو کری اور نیت وضو سے
فارغ ہو تو چاہیے کہ پانی کو بالای رخ سی یعنی اوس مقام سی کہ جہان سے
سر کی بالونکا نکلنا شروع ہوتا ہی گرای آخر ذقن تک یعنی ٹہڈی
تک اور عرض مین اوسقدر دہوئی کہ جہانتک انگوٹہا اور بیچ کی
اونگلی پہونچی اور باقی منہ کو کان تک بقصد احتیاط دہوئے
اور ڈاڑہی کے بال اگر گہنی ہوئی ہون کہ تن سو نمایان نہو اور نہ
پوشیدہ ہو تو فقط اوپر سی بالونکو دہوئین اور اگر بال گہنی ہوئے نہون
پس اگر سو رحبہ پی ہون تو پانی سب جڑو نمین بالونکی پہونچاوے
اور اگر بعض بالون کی جڑین نمایان ہون اور بعض کی نمایان نہون
تو پانی سب جگہ احتیاطا پہونچائی اسیطرح پر کہ جلد پر جاری ہو جائی بعد ازان
داہنی ہاتہ کو دہوی کہنیون سی اونگلیون کے سرے تک اور مرد پہلے
پانی کو پشت دست پر ڈالی اور عورت شکم دست پر اور دوسرے ہاتہ
کو اوس ہاتہ پر پہیری اسطرح سی کہ جانب فوق سی جانب تحت مین لاوے
اور وہان سی ہاتہ کو جانب بالا نہ پہرائے بلکہ پہر دوبارہ فوق سے
تحت مین لائی یہانتک کہ پانی سب جگہ بخوبی پہونچ جاوے اور پہر

دست راست کو بھی دھوئے اگرچہ تری سابق کی یعنی مرتبہ دوم
کی باقی ہو اور احوط یہہ ہی کہ پانی زیر ناخن بھی پہونچائے اور ناخن
کترے یا میل ناخونکا کسی چیز سے نکال ڈالے بعد ازان دست چپ
کو بھی اسی طرح سے دھوئے بعد ازان مسح مقدم سر بجالائے اور
بہتر یہہ ہے کہ بمقدار تین انگلیون کے تین انگلیون سے مسح کرے
اور بہتر یہہ ہے کہ دست راست سے مسح سر بجالائے اور اسقدر
پانی ہاتہ مین نہ باقی ہو کہ جسپر اقل غسل صادق آئے پس جب چاہیے
مسح کرے تو ہاتونکو جہٹک دے تا کہ پانی کم ہو جائے اور بالای سر
سے جانب زیر ہاتہ کو مسح مین کہینچے اور مراعات کرے اس امر
کی کہ تری پیشانی کی ہاتہ مین نہ لگی اور بہتر یہ ہی کہ داہنے ہاتہ
سے داہنے پاؤنکا اور بائین ہاتہ سے بائین پاؤنکا مسح کرے اور
چاہیئے کہ مسح بقیہ آب سابق سے ہو اور آب جدید مسح کی لئے نہ لے
اور احوط یہ ہی کہ تمام کف دست سے مسح پا بجالائے اور پہلی پای
راست کو مسح کرے بعد ازان پای چپ کو اور سنت ہی کہ تہ پہلے
ہاتونکو بند دست سے ایک مرتبہ دھوئے اگر وضو بعد استنجا بالنوم
کے کیا ہو اور دو مرتبہ دھوئے اگر حدث غایط سے ہو اور غسل مین
تین مرتبہ دھوئے اور مستحب ہی کہ یہ دعا پڑھے جب چاہے لیے پانی

لیکے اوس سے ہاتہ دہوئے بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِے
جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَلَمْ يَجْعَلْهُ نَجِسًا یعنی وضو کرتا ہون مین
برکت و مدد سے نام خدا کی اور اوسکی ذات مقدس کی اور حمد و ثنا
کرتا ہون اوس خدا کی کہ جسنے پانی کو پاک و پاکیزہ و پاک کرنیوالا گردانا
اور اوسے نجس نہ کیا بعد ازان کلی کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّي
حُجَّتِي يَوْمَ أَلْقَاكَ وَأَطْلِقْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَاجْعَلْنِي
مِمَّنْ تَرْضٰى عَنْهُ یعنی خداوندا تعلیم و تلقین فرما مجہے حجتین میری
اوس روز کہ مین ملاقات کرون تجہسے یعنی جب ملائکہ تیری سوال
کرین مجہسے میرے اعتقادات سے قبر مین اور گویا کر میری زبان کو اپنی
یاد و شکر سے اور گردان مجہے اون لوگونمین سے کہ جن سے تو خوشنود
ہوا ہے اور بعد استنشاق یعنی ناک مین پانی ڈالنے کے کہے اَللّٰهُمَّ
لَا تُحَرِّمْ عَلَيَّ رِيحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَشُمُّ رِيحَهَا وَرَوْحَهَا
وَرَيْحَانَهَا وَطِيبَهَا یعنے خداوندا حرام نکر مجہپر بوی بہشت
اور گردان مجہے اون لوگونمین سے کہ جو بوی بہشت و نسیم بہشت کو
اور اوسکے پہولونکو اور خوشبو کو سونگہین گے اور بہتر یہ ہے کہ
تین مرتبہ مضمضہ و استنشاق کرے اور جب منہ پہ پانی ڈالے تو
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہے اور بعد منہ دہونیکے یا اثنا مین اوسکے کہے

اَللّٰهُمَّ

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَسْوَدُّ فِيْهِ الْوُجُوْهُ وَلَا تُسَوِّدْ
وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ فِيْهِ الْوُجُوْهُ یعنی خداوندا سفید نورانی
کر میری منہ کو اوس روز کہ جسمین بعض منہ سیاہ ہونگی اور تیرہ وتار
نکر میرے منہ کو اوس دن کہ جسمین سفید و نورانی ہونگے بعضی منہ یعنے
بروز قیامت کو اور جب دے اپنا ہاتہ دہوئی تو کہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ
كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَالْخُلْدَ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا
یعنی خداوندا روز قیامت نامۂ عمل میرا میری داہنی ہاتہہ مین دے
اور وہ نامہ کہ جسمین بشارت ہوگی میری ہمیشہ بہشت مین رہنے
کی بائین ہاتہ مین دے اور حساب کر مجھسی ساتہ حساب کم اور آسانکے
بعد ازان جب بائین ہاتہ کو دہوئے تو کہے اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ
بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُوْلَةً اِلٰى
عُنُقِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّيْرَانِ یعنی خداوندا
روز قیامت نامۂ عمل میرا بائین ہاتہہ مین میری ندے اور نہ جانب
پشت سے اور نہ تو نکو میری گردن مین مغلول نفرما
اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری ون جاموںسے اور لباسون سے کہ
جو قطع کئی گئی ہین کافرونکی لئے جہنم مین اور جب مسح سر کری تو کہے
اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَعَفْوِكَ یعنی خداوندا

از سر تا پا گھیر لیسے مجھے رحمت اخروی اور برکت ہای دنیوی اور آمرزش و مغفرت سی اپنی اور جب مسح پا کری تو کہے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی خداوندا ثابت قدم کر مجھی روز قیامت پل صراط پر اور اوس روز کہ جسمین کافرون اور گناہگارون کی قدمونکو لغزش ہوگی اور گردان رفتار اور چلنی کو میری اوس امر مین کہ جو تیری خوشنودی کا باعث ہو یعنی اوس راہ کو طی کرو مین کہ جسمین تیری خوشی ہو بعد ازان جب متوجہ نماز ہو تو اذان و اقامت کہی اور اذان مین پہلی چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے یعنی خدا بزرگ و برتر ہی اس سی کہ عقل کسی کی اوسکی کنہ ذات تک پہونچی بعد ازان دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے یعنی گواہی دیتا ہو مین اسکی کہ کوئی معبود قابل پرستش و عبادت نہین بجز معبود یکتای بحق کے کہ متصف ہے جمیع صفات کمال سی بعد ازان دو مرتبہ کہی اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی گواہی دیتا ہو مین اسکی کہ جناب سالتمآب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ فرستادہ خدا اور رسول خدا ہین اور دو مرتبہ کہی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ یعنی بزودی تمام مستعد و آمادہ نماز ہو

بعد ازان دو بار کہے حَیَّ عَلَے الْفَلَاح یعنی بزودی تمام متوجہ ہو
اوس چیز کیطرف کہ جو موجب رستگاری آخرت ہی اور دو مرتبہ کہے
حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَلِ یعنی بعجلت تمام متوجہ ہو طرف اوس عمل کے
کہ جسی جناب باری نے بہتر تمام عملونسی گردانا ہی اور وہ نماز ہے
بعد ازان دو بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہی اور دو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اور اقامت مین دو بار اللہ اکبر کہنا اول مین کم کر دے اور ایک مرتبہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آخر مین اور بعد حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَلِ کے دو بار قَدْ قَامَتِ
الصَّلٰوۃُ کہی یعنی بدرستیکہ برپا ہوئی نماز اور اگر آخر اقامت مین بجای
دو بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہی تو کچہ مضائقہ نہین بلکہ کیا بعید ہے کہ
دو دفعہ کہنا بہتر ہو اور مستحب ہی کہ درمیان اذان و اقامت
سجدہ مین جای اور کہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّی سَجَدْتُ لَکَ
خَاضِعًا خَاشِعًا یعنی کوئی معبود بحق نہین بجز تیری ای پروردگار
میری سجدہ کیا مینی تجہے بکمال خضوع و خشوع اور اگر سجدہ نکرے
بلکہ فقط ایستادہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو بہی کافی ہے اور عورتون کو
اسقدر اذان و اقامت کی تاکید نہین جسقدر مردونکو ہی بلکہ وہ
اکتفا چار بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور دو بار اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اور دو بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر کر سکتی ہین اور

تمام فصول اذان تو ایک ہی ایک بار کہین تو یہ بہی کافی ہی بلکہ
اگر فقط شہادتین یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد
ان محمدا رسول اللہ پر سے اللہ اکبر کے اکتفا کرین تو یہ بہی کافی
ہوگا اور تمام اذان واقامت بہی کہہ سکتی ہین بشرطیکہ کوئی محرم
اونکی آواز نہ سنی اور اگر بعد شہادتین ایک بار یا دو بار بقصد برکت
نہ اس خیال سی کہ داخل و جزو اذان ہی کوئی شخص اشہد ان
امیر المؤمنین علیا ولی اللہ کہی تو کچہہ مضائقہ نہین یعنی گواہی
دیتا ہون مین کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
دوست جناب باری کی ہین اور خدائی اونہین صاحب اختیار
بہ نسبت امور خلایق کے گردانا ہی اور وہ حاکم و بادشاہ تمام
مومنین کے ہین اور کہنا محمد و علی خیر البشر کا داخل اذان نہین
یعنی جناب رسالتمآب اور علی بن ابی طالب بہترین خلق خدا ہین
اور درمیان اذان واقامت کے اس دعا کا پڑہنا مستحب ہے
اللھم اجعل قلبی بارا وعیشی قارا ورزقی دارا واجعل لی
عند قبر رسولک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مستقرا وقرارا
یعنی خداوندا دل کو میرے نیک و نیکی کنندہ گردان اور تمام حیات
اور زندگی کو میری خوشی اور شادمانی مین بسر کر یعنی تمام عمر مجہے

خوش رکھہ اور روزی مجہی بکثرت بدون مشقت عطا فرما اور
گردان مجہی لئے قریب قبر جناب سالتمآب صلعم محل قرار و جای بودوباش
حال حیات مین اور بعد ممات کی اور مرد کی لئی مستحب ہے کہ جب
نماز کی لئی ایستادہ ہو تو دونون پاؤن مین اوسکی بقدر ایک وجب کے
فاصلہ ہو اور اگر چار اونگل کا ہی فاصلہ ہو تو یہہ ہی کافی ہی لیکن
بقدر چار انگشت کشادہ کی ہو اور چاہئی کہ دونون پاؤن باہم
متحاذی اور برابر ہون اور اونگلیان پاؤنکی متوجہ قبلہ کیجانب
ہون اور قبلہ سی منحرف نہون اور ہاتہونکو زانوونپر محاذی زانونکے
لٹکادی اور اونگلیونکو باہم متصل رکھی بعد ازان سات بار اللہ اکبر
کہی چہہ بار بہ نیت استحباب اور ساتوین دفعہ بہ نیت وجوب یا یہ کہ پہلے
تین بار اللہ اکبر کہی اور ہر تکبیر مین دونون ہاتہونکو بلند کرے
نرمہ گوش تک اور کف دست کو متوجہ قبلہ رکہی بعد اوسکی یہ دعا پڑہی
اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَ
عَمِلْتُ سُوْٓءً اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ خداوندا تو ہی بادشاہ ہی اور ثبات و دوام کسی معبود کے
لئی نہین بجز تیری پاک و پاکیزہ جانتا ہون مین تجہی اور منزہ گردانتا ہون
تجہی اون سب چیزونسی کہ لائق تیری جلال فرات اور کمال صفات کی نہین ہین

اور حمد و ثنا کرتا ہوں میں تیری اور شکر کرتا ہوں تیری نعمتوں کا خداوندا
بد کیا میں نے اور ظلم کیا اپنے نفس پر بسبب مرتکب ہونے گناہوں کے پس عفو کر
میرے گناہوں کو بدرستیکہ کوئی عفو کرنیوالا گناہوں کا نہیں بجز تیرے بعد ازان
دو مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑھے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ
فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ عَبْدُکَ
وَابْنُ عَبْدَیْکَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ مِنْکَ وَبِکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ
وَلَا مَنْجٰی وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَھْرَبَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ سُبْحَانَکَ
وَحَنَانَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ
یعنی ایستادہ ہوں تیری خدمت میں بعد ایستادہ ہونیکے مکرر یعنی ہمیشہ
خدمت میں تیری ایستادہ ہوں یا یہ کہ چونکہ تو نے مجھے نماز کے لئے طلب فرمایا
تو میں نے لبیک اجابت کہی اور لبیک گویان تیری خدمت میں نماز کے
لئے حاضر ہوا اور ہمیشہ تابع فرمان ہوں تیرا اور نیکیاں دنیا و آخرت کی
سب تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں اور بدی تیری جانب سے نہیں اور تیری بارگاہ
جلالت میں بدی کو کسیطرح کی راہ ہے ہدایت اوسی شخص نے پائی ہے
جسے تو نے ہدایت کیا میں تیرا بندہ ہوں اور میرے والدین بھی تیرے بندے
تھے پس میں غلام زادہ و کنیز زادہ تیرا ہوں کہ خدمت میں تیری ایستادہ ہوں
تیرے ہی سبب سے ہے ابتدا میرے وجود کی اور تیری ہی مدد سے بقا میری ہے اور

تیری جانب سے ہی مدد میری اور تیری ہی لئے ہین تمام کام میرے اور تیری
ہی جانب ہی بازگشت میری اور نہین ہی کوئی پناہ جائے بہاگنے کی
تجھسے مگر خاص تیری جانب پاک و پاکیزہ و منزہ جانتا ہون میں ساحت
کبریائی کو تیری غبار سے اون چیزونکی کہ سزاوار نہین تیرے لئے اور سوال
کرتا ہون تجھسے ہمیشہ تیری رحمت و مہربانی کا اور رسا او سیکی امیدیں ہم
برکتونکا تو ہی ہی دنیا و آخرت مین اور تو بلند و برتر ہی اس امر سے کہ کنہ
ذات کا تیری عقل و وہم ادراک کرسکی مقدس و منزہ ہی تو اے پروردگار
خانہ کعبہ یعنی معبود اور اصل مقصود میری عبادت سے تو ہی ہی نہ یہ کہ ہم خانہ
کعبہ کو عبادت کرتے ہین اور ہم متوجہ کعبہ کیجانب اور قبلہ رو فقط تیرے
حکم سے ہوئی بعد ازان ایکبار تکبیر کہی پہر نیت کری کہ مثلاً نماز صبح بجا لاتا ہون
دو رکعت اس سبب سے کہ وہ واجب ہی قربۃً الی اللہ یعنی واسطے حصول
قرب و خوشنودی جناب باری کے اور فقط اس مضمون کا خاطر مین گذرنا
اور ارادہ نماز ہونا نیت ہی تلفظ نہ چاہیئے پہر بعد نیت تکبیرۃ الاحرام
یعنی اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي
فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَنِيْفًا
مُسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ

لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
یعنی رُو سے دل کو اپنی متوجہ کیا مینے طرف اوس خالق کے کہ جسنے بے مادہ
و مدت محض قدرت کاملہ سے پیدا کیا تمام آسمانوں اور زمینونکو درحالیکہ
مین ملت یگانہ پرستی پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ہون اور دین حق
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ مین اور طریق مستقیم علی مرتضی علیہ السلام
پر تمام اصول دین اور فروع دین مین راسخ الاعتقاد و ثابت قدم
ہون اور شرک و کفر اور تمام باطل مذہبوں اور دینوں سے نفرت
رکھتا ہون اور مائل ہون دل و جان سے طرف تیری توحید اور دین حق
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمۂ اطہار علیہم السلام کے
اور مطیع و منقاد ہون انکی جمیع اوامر و نواہی کا اور اون لوگونمین
سے نہین ہون کہ جو شرک و کفر کرتے ہین نہ مرتکب شرک جلی ہوتا ہون
مثل بت پرستی کے اور نہ شرک خفی کرتا ہون مثل ریا کے اور متابعت
اور پیروی غیر ائمہ اطہار کے بدرستیکہ نماز میری اور نسک میری یعنے
قربانی میری یا حج میرا یا سب عبادتین میری اور زندگی میری اور
انتقال کرنا میرا یعنی جس حال پر ہون زندگی مین اور جو کچھ کہ پہونچیگا مجھکو
اور گذریگا مجھپر بعد انتقال کے وہ سب خالص اور پاک ریا وغیرہ سے ہے
خاص اوس خدا کیلئے کہ پروردگار تمام عالم کا ہی اور کوئی شخص اوسکا شریک

وہمسر پیدا کرنیمین عالم کی اور معبودیت و استحقاق عبادت مین نہین
یعنی عبادت تو نہین کسی کو ساتھہ اوسکی شریک نہین کرتا اور ساتھہ اسکی
ماموررہون جانب سی پروردگار کے کہ بیگانگی اوسکی پہ پرستش و عبادت
کرون اور مین منجملہ اوسکے سطیعون اور فرمان بردارونکی ہون آور یہہ
کلمات حقیقت مین نیت نماز ہین اور عمدہ اوس چیز کا کہ عبادت مین
معتبر ہی یہی اخلاص نیت اور خلوص اعتقاد ہی کہ جوان فقرات مین بیان
مذکور ہوا بعد ازان کہی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یا یہہ
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنی پناہ
مانگتا ہون مین اور التجا کرتا ہون مین طرف اوس معبود حق اور خداوند مطلق
کی کہ جو تمام کلامونکو سنتا ہی اور عالم و دانا ہی تمام معلومات سی اور بخوبی
واقف و آگاہ ہی عمال و افعال سی بندونکی اور اونکی نیتونسی شیطان وسوسہ
سی اوس دیو سرکش کے کہ جو فریب دیتا ہی خلق کو اور دور ماندہ ہی رحمت
الٰہی سی اور رجیم ہی یعنی سنگسار کیا ہی اوسی ملائکہ نی اوس وقت کہ جب
آسمان سی اوسکا اخراج کیا گیا ہی یا تیر شہاب سی تیر باران کیا گیا ہی یا ما
لعنت خدا و لعنت خلق خدا سی مرجوم ہوا ہی بعد ازان سورہ حمد
پڑہی بقصد وجوب اور ایک سورہ پڑہی بہ نیت قربت اور چونکہ قرات
سورہ حمد نماز مین واجب ہی اور بعد اوسکی بہتر تمام سورونمین سورہ قل ہو اللہ

اور سورۂ انا انزلنا ہی لہذا ترجمہ اون سورون کا بطریق اجمال
اس رسالہ مین مناسب ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی مدد
چاہتا ہون نام سی اوس خدا کے کہ سزاوار عبادت ہی اور متصف ہی
جمیع صفات کمال سی اور رحمان ہی یعنی نعمتین عام عطا کرتا ہی تمام
خلق کو اور رحیم ہی یعنی خاص رحمتین اور نعمتین عطا فرماتا ہی مومنونکو
دنیا اور آخرت مین الحمد للہ رب العالمین یعنی جمیع ستایشین
اور تعریفین مخصوص اوس پروردگار کو ہین کہ پیدا کرنیوالا اور مربی
تمام عالم کا ہی الرحمن الرحیم یا یہ فقرہ ازراہ تاکید مکرر فرمایا
یا یہ کہ مراد رحمن و رحیم سی بسم اللہ مین بہ نسبت نعمات دنیائی اور اس مقام
مین بہ نسبت آخرت کے ہی کہ دوبارا اپنی بندونکو پیدا کریگا اور حساب لیگا بخشیگا
اور مومنونکی گناہ معاف کر کی اونہین داخل بہشت عنبر سرشت فرمائیگا
مالک یوم الدین یعنی جزا دہندہ کہ روز جزا ہی یا متصرف ہوگا
اوس روز جزا مین روز قیامت اور بعض قاریون نی ملک یوم الدین
پڑہا ہی بدون الف کی اور فتح میم اور کسر لام سی یعنی بادشاہ روز قیامت
اور یہ دونو قرائتین جائز ہین لیکن چونکہ اکثر روایتونسی قرائت اولی
ثابت ہوتی ہی پس شاید ترجیح دینا اوسکا یعنی مالک پڑہنا اولی ہو
اور چونکہ بسبب استعاذہ اور پناہ مانگنی کی شیطان رجیم سی اور مدد طلب کرنے

درگاہ اقدس الٰہی سے اور یاد کرنے سے اور غور کرنے سے صفات
کمالیہ جناب باری مین اور یاد کرنے سی روز قیامت کے بعد سلکے او
کہ نہایت بعد حاصل تھا اسی خدا سی فی الجملہ قرب حاصل ہوا او
بعد کمال ہجران وجدائی کے فی الجملہ وصل بہم پہونچا پس گویا کہ
مقام غیبت سی محل انس وحضور مین حاضر ہو کے بطور خطاب
عرض کیا اِیَّاکَ نَعْبُدُ یعنی خاص تجھی کو عبادت کرتی ہین ہم
اور یہان پر اورونکو بھی شریک کیا اور یہ نہ کہا کہ خاص تجھی کو
عبادت کرتا ہون مین تاکہ شاید عبادت سی اورونکی اونکی عباد
کے ساتھہ اسکی بھی عبادت قبول ہو جای اور چونکہ یہہ کلام موہم
اسکا تہا کہ متکلم فخر ومباہات عبادت پہ کرتا ہے اور اپنی تئین
عبادت مین مستقل جانتا ہی لہذا بعد اوسکی فرمایا وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ یعنی خاص تجھی سی مدد چاہتی ہین ہم نہ سوا تیرے
اور کسی سی تمام امور مین خصوصًا عبادت مین اور پوشیدہ نرہے
کہ دعا کے آداب مین سی یہ ہی کہ جب دعا مانگنے لگے تو پہلی حمد
وثنای الٰہی کرے نعمات الٰہی کا اور ابتدا بہ بسم اللہ کرے پس
بنا برین اس سورہ کی ابتدا مین بسم اللہ سی اور حمد خدا سی ابتدا
کی گئی اور اسی طرح پر چونکہ آداب معینہ ومقررہ سے یہہ ہی کہ [illegible]

صفات کمالیہ جناب باری کا ہوا ور برکت و مدد سے اوسکے نام
اور ذات و صفات کی دعا کرے تاکہ باعث دعا کی قبول ہونیکا ہو
تو اس سبب سے اس سورہ مین پہلے ذکر جناب باری کا اور اوسکی
صفات کمالیہ کا بھی ہوا خلاصہ یہہ کہ جب تسمیہ اور تحمید اور بیان
ذات و صفات سے جناب باری کے کہ یہہ سبب و وسیلے قبول دعا
کے ہین فارغ ہوا اور دیکھا کہ دعا کو خدا تعالی سب عبادتوں سے
زیادہ دوست رکھتا ہے اور وہ اعظم اسباب قرب رب الارباب سے ہے
خصوصًا دعای حصول راہ راست کہ اعظم مطالب سے نزدیک ارباب یقین
کے ہے اور مبدا اور موقوف علیہ تمام نعمات جناب باری کا ہے لہذا
شروع دعای حصول راہ راست و سبیل نجات بین کی اور فرمایا
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یعنی ہدایت و رہنمائی فرما ہمارے طرف
راہ راست کی یعنی راہ حق کی اسلئے کہ راہ حق کی راست ہے
یعنی سیدھی پہونچتی ہے بہشت صوری و معنوی کی جانب اور اسمین
افراط و تفریط و غلو و تقصیر کو دخل نہین اسلیے کہ جس شخص نے
کسی امر مین غلو کیا وہ جانب راست کو حق سے منحرف ہوا اور جسنے
کہ تقصیر کی تو وہ راہ حق چھوڑ کے اوسکی بائین جانب بھٹک گیا جیسا
فرمایا ہے کہ راہ راست و چپ گمراہ کنندہ ہے اور حق طریق وسط ہے

یعنی جادهٔ راہ مثل اسکے کہ بعض لوگون نی باب باب مدینہ علم بن
یعنی حضرت امیرؑ کے حق مین غلو کیا ہی اور اونحضرت کی خدائی کے
قایل ہوئی ہین یا اونہین جناب سالتمآبؐ سی معاذ اللہ بہتر و افضل
جانتے ہین اور بسبب اس غلو کے گمراہ ہوئی ہین اور بعضی بسبب
انکار امامت اوس جناب کے کافر ہوئی ہین مثل خوارج کے
اور راہ راست اور راہ وسط اون لوگون سے پائی ہے کہ معتقد
امامت جناب امیرؑ کے ہین بعد حضرت بشیر نذیرؐ کے بلافصل اور
قائل ہین امامت کے گیارہ بزرگوارون کی اونکی اولاد سی اور بہ ترتیب
اونہین امام جانتے ہین اور متابعت اور پیروی اون حضراتؑ
کی گفتار و رفتار و کردار مین اپنی اوپر واجب کی ہی اور جیسا یہہ لوگ
دنیا مین راہ راست پر ہین اسیطرح آخرت مین بھی پل صراط پر
سے بسہولت و آسانی تمام گذر کرینگے جیساکہ حدیث مین
وارد ہوا ہی کہ صراط دو ہین ایک صراط دنیا کہ محبت و پیروی اہلبیت
رسالتؐ ہی اور دوسری صراط آخرت کہ راہ بہشت ہی مومنون
کی لئے اور روی جہنم پر اوسی نصب کیا ہی اور مومنین جیساکہ صراط
دین حق پر ثابت قدم رہے ہین اوسی طرح اوس صراط آخرت
پر سی بھی ثابت قدم عبور کرینگے بہشت عنبر سرشت کی جانب

اور اخبار مستفیضہ عامہ وخاصہ مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم
علی ابن ابیطالب ع ہین یعنی محبت وپیروی اوس جناب ع کی اور
اماموں کی اونکی ذریت سی پس خلاصہ ترجمہ یہ ہوا کہ خداوندا
ہمین ایمان پر ثابت قدم رکھہ اور بکمال مرتبہ یقین پر فائز کر
اور چونکہ کمال ایمان بسبب محبت وپیروی انبیا واوصیا کی حاصل ہوتا ہے
تو اوسکی جانب اشارہ اسطور پر فرمایا صراط الذین انعمت
علیہم یعنی راہ راست راہ اون لوگون کی ہی کہ جنکو نعمت
عطا کی تو نے اور مراد نعمت سی نعمت دنیا نہین اسلیئے کہ خدا نے
نعمت دنیا کو عام فرمایا ہی بہ نسبت مومنون اور کافرون اور
صالحون اور فاسقونکے بلکہ کافرون اور فاسقونکو زیادہ نعمت دنیا
عطا فرمائی ہے پس مراد نعمت سی نعمت دین اور محبت وقرب
رب العالمین ہی چنانچہ ایک اور آیت مین شان شیعیان اہلبیت
عصمت وطہارت مین فرمایا ہی کہ جو کہ اطاعت خدا ورسول کرے
محبت وپیروی مین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی اور امامونکی
اونکی ذریت سی پس وہ بہشت مین اون لوگونکے ہمراہ ہونگے
کہ جن پر انعام فرمایا ہی حق سبحانہ تعالی نے پیغمبرون اور صدیقون
اور شہیدون اور صالحون مین سی اور یہ لوگ اچھے رفیق وہمنشین ہین

اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ مراد پیغمبرون سی جناب
رسالت مآب ہین اور صدیقون سے حضرت امیر علیہ السلام اور
شہید ونسی حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام
اور صالحون سی تمام ائمہ ہدیٰ علیہم السلام پس مراد اس آیہ سی یہ ہے
کہ راہ جناب رسالتمآب صلعم کی اور اونکی اہلبیت کی مجھکو تعلیم فرما
اور مجھی تابع اونکا گردان اور چونکہ اس آیت مین عمدہ ارکان ایمان
یعنی محبت و پیروی دوستان خدا کیجانب اشارہ کیا اور دشمنی
و تبرائی دشمنان خدا سے بھی ارکان ایمان سی ہے اور دشمنان خدا
کی دو قسمین ہین ایک وہ لوگ کہ اونہون نی دیدہ و دانستہ محض
حصول دنیا کی لئی راہ حق سی اعراض کیا ہی اور دوسرے وہ لوگ ہین
کہ بسبب نادانی کے اونکی متابعت اور پیروی کرتی ہین مثل اکثر
عوام کالانعام کی پس پہلی اشارہ قسم اول کیجانب کیا اور فرمایا
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ یعنی نہ راہ اون لوگونکی کہ غضب نازل کیا ہے
تونے اونپر کہ وہ دیدہ و دانستہ مخالفت اہلبیت رسالت کے
کرتے ہین بعد ازان اشارہ دوسری قسم کیجانب کیا اور فرمایا
وَلَا الضَّآلِّیْنَ یعنی اور نہ راہ اون لوگون کی کہ وہ از راہ نادانی
اور بی فہمی کے گمراہ ہوئی ہین اور اکثر احادیث سی یہی ثابت

ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ مَغضُوبِ عَلَیہِم یہود ہین اور
ضالین نصاری ہین اور بعضون نی کہا کہ مَغضُوبِ عَلَیہِم وہ
لوگ ہین کہ جو اصول دین مین گمراہ ہوئی ہین اور ضالین وہ
لوگ ہین کہ جو فروع دین مین گمراہ ہوئی ہین اور ترجمہ سورہ قدر
یہ ہی اِنَّا اَنزَلنَاہُ فِی لَیلَۃِ القَدرِ یعنی بدرستیکہ ہمنی اتارا
قرآن مجید کو شب قدر مین یعنی اونیسوین شب یا اکیسوین شب
یا تیئیسوین شب مین اور اکثر احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ شب قدر
تیئیسوین ماہ رمضان کی ہی اور مراد شب قدر سی یہ ہی کہ خدا تعالے
اوس شب معین مقرر و مقدر فرماتا ہی اون تمام امرون کو کہ جو سال بہر مین
ہونیوالی ہوتی ہین اور اختلاف ہی اسمین کہ قرآن مجید کے اوس شب مین
نازل ہونیکے کیا معنی ہین بعضون نی کہا کہ ابتدا قرآن کے نازل
ہونی کی اوس شب کو ہوئی اور بعض کا یہ قول ہی کہ ختم نزول قرآن
اوس شب مین ہوا اور بعضی کہتی ہین کہ تمام قرآن اوس شب کو لوح محفوظ
سی بیت المعمور مین نازل ہوا اور عرصہ تیئیس سال مین آیہ آیہ و
سورہ سورہ بحسب مصالح نازل ہوا وَمَا اَدرٰکَ مَا لَیلَۃُ
القَدرِ اور کہان سی جانا تو نے کہ شب قدر کیا ہے اور کیا فضیلت
رکھتی ہے لَیلَۃُ القَدرِ خَیرٌ مِّن اَلفِ شَہرٍ یعنی شب قدر

بہتر ہی ہزار مہینون سی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ
عبادت شب قدر بہتر ہی عبادات سی ہزار مہینونکی کہ اون مین
شب قدر نہو اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ جناب رسالتمآب صلعم
نے خواب مین دیکھا کہ بنی اُمیہ آنحضرت صلعم کے منبر پر مثل بوزنہ کے
صعود کرتے ہین اور لوگ پس پشت کی جانب برگشتہ ہوتے ہین
پس حضرت صلعم نہایت ملول و رنجیدہ ہوئے پس حضرت جبرئیل ع
اس سورہ کو حضرت کی تسکین و تسلی کے لئے ہمراہ اپنے لیکر نازل ہوے
کہ شب قدر تمہارے لئے اور تمہارے اہلبیت کے لئے اور اونکے شیعون
کے واسطے ہے قرب و کرامت و نعمت آلہی ہین کہ اونکے لئے اس شب
مین حاصل ہو بہتر ہے اون ہزار مہینون سے کہ اونمین بنی امیہ
سلطنت کرین اور اونمین شب قدر نہو تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ہمیشہ روز قیامت
تک نازل ہوتے ہین فرشتے اور روح کہ اعظم ہے فرشتون سے
اوس شب مین امام زمان علیہ السلام پر بموجب حکم رب باری کے
واسطے کرنے اور بیان کرنے ہر امر کہ مقدر ہوا ہی ہر شخص کے لئے
اوس شب مین یا ہر امر مین کہ متعلق مصالح بندونسے ہو دین و دنیا
مین اونکی سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ یعنی باعث سلامتی ہے

یہ شب دوستان خدا کی لئی طلوع صبح تک یا ملائکہ وروح تا صبح
خدمت بابرکت امام علیہ السلام مین حاضر ہوتی ہین اور سلام
عرض کرتے ہین اوس جناب پر یا یہ کہ روی زمین پر نازل ہوکے
جانب جناب باری سے سلام کرتے ہین ہر مومن پر کہ مشغول
نماز ہین یا رکوع یا سجود یا دعا مین ہو طلوع صبح تک اور احادیث
اس باب مین بہت وارد ہین کہ یہ رسالہ گنجایش اونکے بیان کی
نہین رکہتا اور لیکن تفسیر سورہ توحید پس پوشیدہ نہ ہی کہ امام محقق
ناطق حضرت جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ کچھ یہودی
خدمت بابرکت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر
ہوئی اور عرض کیا کہ صفت وحال اپنے پروردگار کا ہمسی بیان
کیجئے پس یہ سورہ نازل ہوا قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ یعنی کہو اے
محمدؐ کہ وہ خدا کہ جسکے حال وصفت سی تمنے سوال کیا وہ خدا
ہی کہ مستحق عبادت کا ہی اور خالق جمیع ممکنات کا ہی اور مجمع
جمیع صفات کمال کا ہی اور عقلین ادراک ذات وصفات مین
اوسکی دخل نہین رکہتین اور وہ مرکب اعضا واجزا سی نہین اور
بسیط مطلق ہے اور اجزای خارجیہ ذہنیہ اور عقلیہ ور وہمیہ
نہین رکہتا اور کوئی صفت موجودہ کہ زاید اوسکی ذات پر ہو

نہین رکھتا اور خداوندی ہین شریک نہین کہتا اَللّٰہُ الصَّمَدُ
یعنی پروردگار معبود بحق صمد ہی یعنی تمام خلق تمام امورونمین
اپنے اوسکی جانب محتاج ہین اور وہ آپنے کسی امر مین کسی کی جانب
محتاج نہین اور سب چیزین اوسکے سبب سی قایم ہین اور وہ
کسی چیز کے سبب سی قایم نہین اور وہ بالفعل من جمیع الوجوہ
کامل ہے اور محل حوادث و انفعالات نہین لَمْ یَلِدْ یعنی کوئی
اوس سی متولد نہین ہوا جیسا کہ بعض کفار گمان کرتی ہین کہ ملائکہ
خدا کی بیٹیان ہین یا جیسا ترسائی کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ خدا کے
بیٹے ہین یا جسطرح بعض یہود کہتے تھے کہ معاذ اللہ حضرت عزیر
خدا کی بیٹے تھے وگرنہ چاہیئے کہ خدا بھی جسم ہو مثل ونکی اور
اونہین کی نوع سی اور اونکا ہمجنس ہو اور مثل اونکی مرکب ہوا ور محتاج
و ممکن ہو اور محتاج کسی خالق و موجد کیجانب ہوتا کہ وہ اوسی ایجاد
کرے اور حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ یہہ تتمہ تفسیر لفظ
صمد سی ہے یعنی کوئی چیز کثیف اوس سی متولد نہین مثل فرزند و بول
و غایط و منی و بلغم کے اور سوای انکی جو جو کثافتین ہین کہ مخلوقون
سی متولد و جدا ہوتی ہین اور نہ کوئی چیز لطیف مانند نفس و کلام
و آواز کے اوس سی ظاہر ہوتی ہے اور اور حوادث سی مثل ہنسی کی

وخواب وخطورات قلب وغم واندوہ وشادی وگریہ وبیم وخوف
وامید ورغبت وترس وماندگی وگرسنگی وتشنگی وسیری وسیرابی
سی پاک وپاکیزہ ہی وَلَمْ یُوْلَدْ یعنی اور نہ زائیدہ ومتولد ہوا ہی
وہ کسی سی اور اوسکی ماباپ نہین اور یہ رد ہی نصاری پر کہ باوجودیکہ
وہ حضرت عیسیٰ کو خدا جانتی ہین پھر معترف ہین اسکی کہ وہ حضرت
مریم سی متولد ہوئی ہین اور حضرت مریمؑ اونکی والدہ ہین حالانکہ
خدا موجود بذات خود ہی اور وجود اوسکا مستند کسی علت وسبب
کی جانب نہین اور حضرت سید الشہدا علیہ التحیتہ والثنا نے فرمایا
کہ یعنی کسی چیز سی متولد نہین ہوا ہی اور کسی چیز سے باہر نہین آیا
اور حال اوسکا مثل اور اشیائی کثیفہ کی نہین کہ وہ عناصر سی خارج
ہوتی ہین یا مثل حیوان کے کہ دوسرے حیوان سی متولد ہوتا ہی اور مثل
گیاہ کے کہ زمین سی روئیدہ ہوتی ہے اور نہ مثل پانی کے کہ چشمہ اور
منبع سی ظاہر ہوتا ہی اور نہ مثل اشیاء لطیفہ کی کہ اپنے مرکز ومقام
سی ظہور پاتی ہین مثل بینائی کے آنکھہ سی اور سماعت کان سے
اور قوت شامہ ناک سی اور ذائقہ دہن سے ظاہر ہوتی ہین
اور دانائی وتمیز دل سی ناشی ہوتی ہے اور آتش سنگ سی پیدا
ہوتی ہی بلکہ خدا اور صمد ہی کہ نہ کسی علت وسبب سی پیدا ہوا ہی

اور نہ کسی ایسی چیز مین ہی کہ محتاج مکان ہو مثل جسم کی یا عرض کی
کہ محتاج محل ہوتا ہی مثل سیاہی و سفیدی کی اور نہ کسی چیز پر
نشستہ ہی مثل بادشاہ کی کہ تخت سلطنت پر بیٹھتا ہے اور
سب ممکنات کو کتم عدم سی منصۂ شہود و وجود مین لایا ہی اور
سب کو اوسنے اپنی قدرت کاملہ سی خلعت ہستی پنہایا ہے اور
پھر شربت ممات چکھائیگا اور جسکو چاہیگا اوسی زائل و فانی فرمائیگا
اور جسکو چاہیگا باقی رکھیگا اور جسکی فنا مین مصلحت ہوگی اوسی فنا
کر دیگا وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنی کوئی ممکنات و
مخلوقات سی اوسکا کفو و مثل و شبیہ و نظیر نہین ہی پس نہ جسم
ہی کہ مشابہ اجسام ہو اور نہ جوہر ہی [illegible]
ہی کہ مشابہ اعراض ہو اور محتاج محل ہو اور خداوند ہی [illegible]
[illegible]یل و نظیر نہین رکھتا اور منقول ہی کہ حضرت امیر المومنین ع
علیہ السلام سی لوگون نی استفسار کیا تفسیر [illegible] سورہ کی تو
حضرت ع نی جواب مین فرمایا کہ خدا احد ہی بدون [illegible] کسی نوع کی
[illegible] اوسکی ذات و صفات مین ہو اور صمد ہی [illegible] اسکی کہ اعضا
و اجزا رکھتا ہو اور کوئی فرزند نہین رکھتا کہ وارث اوسکی
بادشاہی کا ہو اسلئی کہ جو شخص صاحب فرزند ہی لابدہی کہ وہ جسم

رکہتا ہوا اور معرض فنا مین ہوا اور اوسکی بادشاہی منتقل ہو کسی اور کی جانب اور جناب باری کسی سی متولد نہین ہو انہین تع و خداوندی کا زیادہ تر مستحق ہوتا ہی اور لائق کہ شریک حکومت وخداوندی ہوتا ہی اور تفسیر اس سورہ کریمہ کی اسقدر ہی کہ اگر طویل و عریض کتابونمین لکھی جاے تو بھی ایک عشر عشیر نہ بیان ہو سکی اور مستحب ہے کہ جب اس سورہ سی فارغ ہو خواہ نماز مین یا غیر نماز مین تو تین بار کہی کذالک اللہ ربی یعنی اسیطرح پر وہ خدا کہ جو پروردگار میرا ہی اور بہتر اون تمام سورونمین کہ جو نماز مین پڑہی جائین یہی دونون سورے ہین اور ایک حدیث مین وارد ہوا ہی کہ نہایت تعجب ہوتا ہی اوس شخص سی کہ یہہ دونون سورے نماز مین نہ پڑہے کہ کیونکر نماز اوسکی قبول درگاہ ایزدی ہوتی ہی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ پہلی رکعت مین انا انزلناہ کہ یہہ سورہ جناب رسالتماب اور اونکے اہلبیت اطیاب کا ہی اور اونہین اپنا شفیع گردانی اور وسیلہ اونکی توسل کری طرف جناب باری کی اور دوسری رکعت مین سورہ توحید پڑھے اسلئے کہ بعد اوس سورہ کے مطلق دعا مستجاب ہوتی ہے یا یہہ کہ خاص وہ دعا کہ قنوت مین پڑہی جاتی ہے اور ایک روایت سی عکس اسکا مستفاد

ہوتا ہی اور دونو صورتونمین کچہ مضائقہ نہین اور فضیلت ان
دونون سورتونکی احادیث مین بہت وارد ہی لیکن مستحب ہے کہ
روز دوشنبہ و پنجشنبہ نماز صبح مین سورہ ہل اتی پڑہی اور نماز
مغرب و عشا مین شب جمعہ کی رکعت اولی مین سورہ جمعہ اور رکعت
ثانیہ مین سبح اسم ربک پڑہی اور اگر دوسری رکعت
مین سورہ قل ہو اللہ پڑہی تو بہتر ہی اور نماز صبح مین روز جمعہ
پہلی رکعت مین سورہ جمعہ اور دوسری رکعت مین سورہ قل ہو اللہ
پڑہی اور نماز جمعہ مین اور نماز ظہر اور نماز عصر مین روز جمعہ پہلی رکعت
مین سورہ جمعہ اور دوسری رکعت مین سورہ منافقین پڑہے
اور نماز عشا مین تمام شبونمین سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور سورہ
قل ہو اللہ پڑہی پس جب وسے اس سورہ نماز مین تمام ہو تو اندک
تامل کری بعد ازان ہاتونکو بلند کری اور کہی اللہ اکبر
بعد ازان رکوع مین جاے اور واجب ہے کہ رکوع مین اسقدر جہکی کہ
ہاتہہ اوسکی زانوون تک پہونچ جائین اور مردون کو مستحب ہے
رکوع مین اسقدر جہکنا کہ پشت ہموار و برابر ہو جاے اور پستی و بلندی
اوسمین باقی نرہے اور زانوونکو بلند نہ رکہی بلکہ پشت کی جانب
کہینچ لے اور پاؤن کشادہ ہون اور عورتون کو مستحب ہے

کہ بہت خم نہون بلکہ فقط اوسیقدر خم ہون کہ ہاتھہ اونکی زانون
تک پہونچ جائین اور ہاتونکو زانو و نپر نہ رکہین بلکہ بالای زانو
رکہین ران پر اور ہاتونکو باخود متصل رکہین اور ہر ایک ذکر رکوع
مین کافی ہی اور بہتر یہہ ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ
کہی یعنی پاک و پاکیزہ و مقدس و منزہ جانتا ہون اپنے پروردگار
بزرگ کو اون سب چیزونسی کہ قابل اوسکی عظمت و جلال کے نہین
اور لایق اوسکی کبریائی و جبروت کی نہین ہین حالانکہ شکر و ستایش و
حمد و ثنا کرتا ہون اوسکی اس نعمت پر کہ مجہی توفیق اپنی تنزیہ و تحمید کی
عطا فرمائی اور ایک مرتبہ کہنا اسکا کافی ہی اور پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ
کہنا بہتر ہی اور جب رکوع سی اوٹھی اور سیدہا کہڑا ہو تو کہی سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَنْ حَمِدَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی خدا نی سنا اور
اجابت فرمائی اور جزای خیر دی اوس شخص کو کہ مشغول عبادت و ستایش
مین ہوا اوسکی اور جمیع ثنائین اور ستائشین خاص اوس خدا کی لئی ہین کہ
جو پروردگار تمام عالم کا ہی اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنی سی مستحب
عمل مین آتا ہی پس اللّٰہُ اَکْبَرُ کہی ہاتہہ اوٹھانی کیوقت اور جب
تکبیر سی فارغ ہو تو سجدہ مین جائے اور مرد کو مستحب ہے کہ سجدہ مین جانیکے وقت
پہلی ہاتہہ زمین پر رکہی بعد ازان زانو رکہی اور مستحب ہے عورتونکو کہ زانونکو

ہاتونسی پہلی زمین پر رکہی اور سجدیمین پیشانی زمین پر رکہی یا اوس چیز پر کہ جو زمین سی روئیدہ ہوئی ہو اور اوسی کہاتی اور پہنتی نہون اور مستحب ہے کہ سجدہ خاک کربلا پر ہو یعنی سجدہ گاہ خاک شفا کی ہو یا زمین کربلا پر سجدہ کری اور چاہیئی کہ دونو کف دست اور زانو اور انگوٹھی پاون کے سجدیمین متصل بزمین ہون اور زور اوسکی بدن کا سات اعضا پر ہو اور سجدے مین پیشانی کا متصل بزمین رکہنا سنت ہے اور مستحب ہے کہ مرد سجدے مین ہاتہہ اپنی کشادہ رکہی اور کسی چیز سی متصل نکری اور اعضا اوسکی ایک دوسرے سی جدا ہون اور عورت کو مستحب ہے کہ اعضا اپنی باہم متصل رکہی اور ہاتھونکو ذراع تک زمین پر لٹا دی اور درست سجدیمین جا کے ذکر الٰہی کری اور بہتر یہہ ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ کہی اور ایک بار بہی کہنا کافی ہی اور معنی اوسکے یہہ ہین کہ منزہ و مقدس جانتا ہون اپنی پروردگار کو کہ سب چیزونسی بلند ہی بسبب مرتبہ اور برتر ہی اون سب چیزونسی کہ اوسکی عظمت و رفعت کو سزاوار نہین ہین حالانکہ مین مشغول ہون حمد و ثنا مین اوسکی بسبب اسکی کہ اوسنی مجہی توفیق اپنی تنزیہ و تحمید و تعریف کی دی بعد ازان سجدی سی سر بلند کری اور سیدہا بیٹہی اور پشت پای راست کو شکم پای چپ سی متصل کری بعد ازان ہاتہہ کانون تک اوٹھا کے

اَللهُ اَکْبَرُ کہی اور کہی اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
یعنی طلب آمرزش و مغفرت کرتا ہون اپنی پروردگار سی اور رجوع
کرتا ہون اوسکی جانب اور باز آتا ہون گناہونسی پہر اَللهُ اَکْبَرُ
کہی اور دوسرے سجدی مین جای مثل سجدۂ اولی کی پہر جب دوسرے سجدے
سی فارغ ہو کی درست بیٹھ چکے تو اَللهُ اَکْبَرُ کہے بعد ازان دوسری
رکعت کی لئی اوٹھی باین طور کہ پہلی زانو ون کو زمین سی اوٹھائی بعد ازان
ہاتونکو اور اوٹھنی کیوقت کہی بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ
یعنی مدد سی اوس خدا کی کہ وہ برتر ہی اس امر سی کہ عقل کسی کی اوسکی
کنہ ذات تک پہونچ سکی اور توانائی سی اوسی خدا کی اوٹھتا ہون مین
اور بیٹھتا ہون اور عورتون کو مستحب ہے کہ پہلی ہاتونکو اوٹھائین بعد
ازان زانوونکو اور ایسا نکرین کہ جانب عقب بلند ہو اور جب
اوٹھ چکی اور سیدہا کہڑا ہو تو سورۂ حمد بہ نیت وجوب اور ایک اور
سورہ بہ نیت قربت پڑہی اور بہتر یہہ ہی کہ سورۂ قُلْ هُوَ اللهُ
پڑھی بعد ازان قنوت کی لئی ہاتھ اوٹھانیکی وقت تکبیر کہی اور ہاتونکو
بلند کرکے محاذی موبنہ کی رکھے اور کفدست کو آسمان کیجانب
رکھی اور قنوت کو احتیاطاً بقصد قربت پڑہی اور بہتر یہہ ہی کہ قنوت
مین کلمات فرج پڑہی اور وہ یہہ ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِیْمُ

الکَرِیْمُ یعنی نہین کوئی معبود ہے بجز اوس خدا ایکتا کی کہ جامع جمیع صفات کمال کا ہی اور بردبار و بخشندہ ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یعنی نہین کوئی معبود ہی بجز اوس معبود بحق کے کہ وہ سزاوار عبادت ہی اور نہایت بلند رتبہ ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْهِنَّ وَمَا بَیْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی پاک و منزہ ہی وہ خدا کہ پروردگار ساتون آسمانون کا ہی اور ساتون زمینون کا ہی اور پروردگار ہی اون سب چیزون کا کہ جو آسمانون اور زمینون مین ہین اور اون سب چیزونکا کہ جو درمیان مین آسمانون اور زمینونکے ہین اور پروردگار ہی عرش عظیم کا یعنی اوس تخت کا کہ جسکی فوق مین تمام آسمانون اور کرسی اور پردہ ہائے نور اور سراپردہ ہای نور کی خلق کیا ہی اور تمام اجسام مین وہ طول و عرض مین زیادہ ہی اور بعض روایات مین تفسیر عرش علم الٰہی سے کی گئی ہی اور جمیع حمد و ثنا خاص اوس خدا کی لئی ہی کہ جو پروردگار تمام عالم کا ہی اور اس دعا کو کلمات فرج کہتی ہین اور یہہ بہترین ادعیہ سی ہی اور سب نمازونکی قنوت مین مستحب ہے خصوصًا نماز جمعہ و نماز وتر مین اور مستحب ہے اسکا پڑھنا تلقین میت اور حتضار اور

جانکندنی کیوقت آسانی قبض روح کی لئی اور بہتر یہہ ہی کہ بعد اوسکی
کہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور وہ بہتر تمام دعاؤن
مین ہی اور کوئی دعا بدون صلوات بہیجنی کے محمدؐ و آل محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ پر مقبول نہین ہوتی اور ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ خداوندا رحمت
و درود و ثنا و تحیت بہیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر یعنی علیؑ و فاطمہؑ اور گیارہ فرزند اونکی پر
اونکی بعد ازان کہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَ
اعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
خداوندا عفو کر گناہ ہمارے اور رحم کر ہمپر اور عافیت عطا کر
ہمین جمیع بیماریون اور دردون اور آفتون سی اور معاف کر خطائین
ہماری دنیا و آخرت مین بدرستیکہ تو سب چیزون پر قادر و توانا
ہی اور جسقدر زیادہ دعائین پڑہی قنوت مین اوسیقدر بہتر ہی اور
ایک حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جسکا قنوت زیادہ طولانی ہو دنیا
مین اوسیقدر راحت اوسی زیادہ ملتی ہی آخرت مین لیکن دعا اول
یعنی کلمات فرج پر اور دعاء اخیر یعنی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا الخ پر اور
فقط صلوات پر اور اقل دعا پر بہی اکتفا کر سکتا ہی اگرچہ ایک بار
سُبْحَانَ اللّٰہِ بہی ہو بعد ازان اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور رکوع مین جاوی
مثل رکعت اول کی اور جب سجدہ دوم سی فارغ ہو کی سر بلند کر کی

تو

تو بائین ران پر بیٹھے اور دونون داہنی جانب خارج کرے اور داہنے پاؤن
کی پشت کو بائین پاؤن کی شکم پر رکھے اور ہاتونکو زانو پر رکھے اور انگلیون
کو باہم متصل رکھے اور نظر دامن پر اپنے رکھے اور تشہد پڑہے اور عورت
جب نماز مین تشہد وغیرہ کیلئے بیٹھے تو زانوون کو باہم متصل رکھے اور
زانوونکو زمین سے بلند نکرے تو سطح پر بیٹھے کہ اعضا اور ران باہم متصل و
چسپیدہ ہون اور تشہد مین شہادتین کا پڑہنا واجب ہے مع صلوٰۃ
محمدؐ و آل محمدؐ بنابر قول مشہور کے اور اولی یہہ ہے کہ صلوٰۃ کو بقصد
قربت بجالائے اور باقی زیادتی تو بقصد سنت ادا کرے اور سطح پر پڑہے
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ
شَفَاعَتَهٗ فِیْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ یعنی مدد چاہتا ہون نام
بزرگ سے اوس خدا کی کہ وہ سزاوار عبادت ہے اور مدد و برکت چاہتا ہون
ساتہہ اوسی خدای یگانہ کے اور سب نام ہائے مخصوص خدا کیلئے ہین اور
بہترین اسماء مخصوص خدا ہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین ہے
کوئی معبود بجز اوس خدا کے کہ مجتمع جمیع صفات کمال ہے اور مستحق عبادت ہے
درحالیکہ منفرد و یکتا ہے اور کوئی اوسکا شریک و نظیر نہین ہو سکتا

استحقاق عبادت ہین اور گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ و آلہ بندہ اوس خدا کی ہین اور پیغمبر اور فرستادہ ہین اوسکی اور بہتر
یہ ہی کہ بعد رسولہ کی کہی ارسلہ بالحق بشیرا و نذیرا بین
یدی الساعۃ اشہد ان ربی نعم الرب وان محمدا
نعم الرسول وان الساعۃ اتیۃ لاریب فیہا وان
اللہ یبعث من فی القبور الحمد للہ الذی ھدانا لھذا
وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ یعنی بہیجا ہی
اونہین ساتہہ مذہب حق و دین راست و طریقہ درست کے بیشک و شبہ
درحالیکہ بشارت دینی والی ہین ساتہہ رحمت و فضل الہی کی اوس شخص کو
کہ جو مقر و معترف دین حق ہوا اور ڈرانیوالی ہین عذاب و عدل پروردگار
قہار سی اوس شخص کو کہ جو مذہب حق سی خارج ہوا ہو یا کبائر پر اصرار کری
اور روبرو قیامت یعنی قریب قیامت وہ مبعوث ہوئی ہین اور کوئی
پیغمبر بعد اونکی نہ مبعوث ہوگا اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ پروردگار
میرا اچھا پروردگار ہی اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ اچھی نبی ہین
اور بدرستیکہ قیامت آنیوالی ہی اور کسی طرحکا شک و شبہ اوسمین نہین
اور بدرستیکہ خدا مبعوث اور زندہ فرمائیگا اون لوگونکو کہ جو قبر مین
مدفون ہوئی ہین اور حمد و ثنا اوس خدا کی لئی ہی کہ جسنی اپنی فضل و کرم سی

ہدایت فرمائی ہماری طرف ان اعتقادونکی اور یہ ممکن نہ تہا کہ ہم خود
اپنی قوت سے ہدایت پاتی اس راہ مستقیم کیجانب اگر حق تعالی رہنمائی
فرماتا اور ہدایت نکرتا ہمین اللّٰہم صل علی محمد و ال محمد
خداوندا درود بہیج محمد و آل محمد پر یعنی تعظیم کر اونکی اور بسبب اونکی ترویج
و اعلای دین مبین فرما اور ظاہر کر دعوت اونکی اور عظیم کر اونکی ذکر کو اور
باقی رکہ اونکی شریعت کو ہمیشہ اور آخرت مین بہی رتبہ عالی عطا کر اونکو
باینطور کہ شفاعت اونکی قبول فرما حق امت گنہگار مین اور مضاعف و دوچند
فرما اونکی ثواب کو اور ظاہر کر فضیلت اونکی تمام اولین و آخرین پر اور
مقدم رکہ اونہین تمام انبیا و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین پر اور
اوریہ سابق مین مذکور ہوا کہ مراد آل نبی سے بارہ امام و حضرت فاطمہ
علیہا السلام ہین وتقبل شفاعتہ الی آخرہ یعنی قبول کر شفاعت
اوس جناب کی حق مین اوسکی امت گنہگار کی اور بلند فرما درجہ اونکا بہشت
مین بعد ازان مستحب ہی کہ ایکبار یا دوبار الحمد للہ رب العلمین
کہی بعد ازان اگر نماز دو رکعتی ہو تو اوسی ختم بسلام کری اور اگر سہ رکعتی یا
چہار رکعتی ہو تو اوٹہ کہڑا ہوا اور جب رکعت سے فارغ ہوکی اور رکعت
پڑہنی کی لئی اوٹہی تو بحول اللہ وقوتہ الخ کہی اور یہی کہیگا نماز
چہار رکعتی مین جب چوتہی رکعت کی لئی اوٹہیگا اور اخیر کی ایک رکعت

مین یا دو رکعتون مین اختیار ہی درمیان سورۂ حمد پڑہنی کی اور تسبیح پڑہنی کی اور اگر تسبیح پڑہی تو اسطرح پڑہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی مقدس منزہ ہی خدا سب عیبون سی اور بد امرون سی اور حمد و سپاس اوس خدا کی لئی ہی کہ جو موصوف تمام صفات کمالیہ سی ہی اور نہین ہی سزاوار اطاعت و عبادت کی کوئی معبود بجز جناب باری عزشانہ کی اور خدا بزرگ و بہتر ہی اسسی کہ عقل کسی کی ادراک وسکا کر سکی اور احوط یہہ ہی کہ اللّٰہ اکبر کی بعد لفظ استغفر اللّٰہ ضم کری بقصد قربت اور اگر تین بار تسبیحات اربعہ کو پڑہی اور ہر بار لفظ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ضم کری تو زیادہ اکمل و بہتر ہی اور اگر بدون ضم لفظ استغفر اللّٰہ ہی تین بار پڑہی تو کافی ہی اور اگر آخر تسبیحات مین اللّٰہ اکبر بہی زیادہ کری تا کہ دس تسبیحین ہو جائین تو اور زیادہ بہتر و احوط ہی لیکن بالخصوص منصوص کسی حدیث مین نہین مگر ظاہرا خوب ہی اور اگر امام جماعت ہو تو اوسی تسبیح سی سورہ حمد کا پڑہنا بہتر ہی اور اگر سفر دنماز پڑہی تو تسبیح پڑہنا افضل ہی اور بعد تشہد آخر نماز مین سلام کہنا چاہئی بقصد قربت و بہتر یہہ ہی کہ اسطرح پڑہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ

عَلَیْکُم

عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور سلام اول داخل تشہد
ہے اور سنت ہے کہ دو سلام اور آخرین کہے اور جسے اونمین سے پہلے
کہیگا تو نماز سے بسبب اوسکی خارج و فارغ ہوگا اور معنی سلام کے یہہ ہین
کہ سلام ہو آپ پر ای رسولخدا اور رحمتین اور برکتین ہون خدا کی آپ پر
اور سلام ہو ہمپر اور نیک بندون پر خدا کے اور سلام ہو تمپر اور رحمت
و برکت خدا نازل ہو تمپر اور چاہیئے کہ نیک بندون سے مراد لے پیغمبرون اور
امامون کو اور سلام آخرین اون دو فرشتون کو کہ جو ساتھ اسکے ہین اور
تمام ملائکہ و مومنین و مومنات کو قصد کرے اور اگر پیشنماز ہو تو ماموین
کو بھی داخل کرے اور اگر ماموم ہو تو پیشنماز کو اور امامونکو داخل کرے اور
احوط یہہ ہے کہ مرد نماز صبح اور پہلی دو رکعتین نماز مغرب و نماز عشا کی
باواز بلند پڑھے باینطور کہ جوہر آواز کا ظاہر ہو اور باقی کو آہستہ آہستہ
پڑھے باینطور کہ جو شخص نزدیک اوسکے ہو وہ بھی آواز اوسکی نہ سنے اور خود
آواز اپنی سُنے لیکن جوہر آواز نہ ظاہر ہونے پائے اور عورتونکو باواز
بلند پڑھنا واجب نہین اور سب نمازونمین آہستہ آہستہ پڑھنا
بہتر ہے اور ظاہراً باواز بلند بھی پڑھ سکتی ہین اگر کوئی نامحرم آواز
اوسکی نہ سنتا ہو اور اگر کوئی نامحرم آواز سنتا ہو تو البتہ آہستہ آہستہ
پڑھنا چاہیئے اور چاہیئے کہ سعی بلیغ اور نہایت کوشش کرے دوم مرد کے

حاصل ہونیمین ایک خصوص نیت بس چاہیے کہ نمازکو اور سب عبادتونکو محض بقصد امتثال امر الٰہی اور رضای جناب باری واقع کری اور ریا مقصود نہو دوسری یہہ کہ بطور شایستہ قرأت کری اور حرفونکو اونکی مخارج سی ادا کری اور وقف مقام وصل مین اور وصل مقام وقف مین نکری اور اگر یہہ عمل مین نہ آئیگا تو مشہور علما مین یہی ہے کہ نماز اوسکی باطل ہی اور پوشیدہ نرہی کہ تعقیب نماز یعنی ذکر خدا و تلاوت قرآن مجید اور دعا کا پڑہنا بعد فراغ ہونی کی نماز سی متمم نماز ہی یعنی بسبب اوسکی تکمیل و تتمیم اجر و ثواب نماز ہوتی ہی اور باعث حصول مطالب دنیا و آخرت کا ہوتا ہی اور احادیث فضیلت مین اوسکی بہت وارد ہین اور بہتر یہی ہی کہ وقت تعقیب با وضو ہو اور رو بقبلہ ہو اور کچہہ کلام نکری اثنای تعقیب مین خصوصًا تعقیب نماز صبح و مغرب مین اور ظاہر ایہہ امر موجب کمال اجر و ثواب تعقیب ہوتی ہین اور جس حال سی بعد نماز مشغول دعا و قرآن و ذکر الٰہی مین ہوگا تو فی الجملہ ثواب تعقیب سی محروم نرہیگا چنانچہ راہ چلنی مین ہو یا سوار ہی ممکن ہی اور لیکن تعقیب نماز مین بعد بجا لانی سلام نماز کی سنت ہی کہ تین بار اللّٰہ اکبر کہی اور ہر مرتبہ ہاتونکو محاذی کانون کی بلند کری پس کہی لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ وحدہٗ وانجز وعدہٗ ونصر عبدہٗ واعز جندہٗ وہزم الاحزاب

وحدہٗ

وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی سزاوار عبادت نہین ہی مگر وہ معبود حق
کہ واحد و یکتا ہی اور نہ مثل و نظیر رکھتا ہی اور بعجلت تمام اپنے وعدے پہ
وفا کی اوسنے اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی جناب رسالتمآب کی اور غلبہ
دیا اونکے لشکر کو کہ حقیقت مین وہ خود خدا کا لشکر تھا اور ہزیمت دی
دشمنونکی فوجین اور گروہون کو درحالیکہ خود تنہا تھا پس خاص
اوسی کے لئے ہی ملک بادشاہی اور اوسی کے لئے ہی حمد و ثنا اور وہ ہی
زندگی عطا فرماتا ہی اور وہی ذائقہ موت چکھاتا ہی اور وہ ہی ہر شی پر
قادر و توانا ہی بعد ازان کہی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ

السلام علی محمد بن علی باقر علوم النبیین السلام
علی جعفر بن محمد الصادق السلام علی موسی بن
جعفر الکاظم السلام علی علی بن موسی الرضا السلام
علی محمد بن علی الجواد السلام علی علی بن محمد الهادی
السلام علی الحسن بن علی النقی العسکری السلام
علی الحجة بن الحسن القائم المهدی صلوات اللہ علیہم
اجمعین یعنی خداوندا تو ہی سالم و مبرا جمیع عیبون سی اور نقص و
فنا سی ہی اور تیری ہی جانب سی ہی سلامتی اور تیری ہی لئی ہی سلامتی
اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہی سلام مقدس و منزہ ہی ای پروردگار تو اور
پروردگار عزت ہی اون چیزونسی کہ جنہین بیان کرتی ہین کفار و مشرکین
اور سلام پروردگار کا ہی رسولون پر اور جمیع حمد و ثنا ثابت ہی اوس خدا
کی لئی کہ جامع جمیع صفات کمال ہی اور پروردگار تمام عالم کا سلام
ہو آپ پر ای نبی اور رحمت خدا اور برکتین اوسکی نازل ہوون آپ پر
اور سلام ہو پروردگار کا اماموں پر کہ ہدایت کنندہ خلق ہین اور جو
بہی اونہون کی جانب سے ہدایت پائی سے سلام ہو پروردگار کا
تمام پیغمبرون پر خدا کی اور اوسکی فرشتون پر سلام ہو ہم پر اور اون بندون
پر خدا کی کہ جو نیک و شائستہ ہین سلام ہو علی ابن ابیطالب علیہ السلام پر

کہ امیرالمومنین ہین سلام ہو حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ پر
کہ وہ دونون سردار تمام جوانان اہل بہشت ہین سلام ہو حضرت علی
ابن الحسینؑ پر کہ زیب و زینت تمام عابدون کی ہین سلام ہو اون محمد
بن علیؑ پر کہ وہ باقر و شگافندہ ہین پیغمبر ونکے علم کی سلام ہو اون
جعفر بن محمدؑ پر کہ جنکا لقب شریف صادق ہی سلام ہو حضرت موسی
بن جعفر پر کہ جنکا لقب شریف کاظم ہی سلام ہو حضرت علی بن
موسیٰؑ پر کہ لقب شریف اونکا رضا ہی سلام ہو حضرت محمد بن علیؑ پر کہ
لقب شریف اونکا جواد ہی یعنی حضرت امام محمد تقی پر سلام ہو حضرت
علی بن محمد پر کہ لقب شریف اونکا ہادی ہی یعنی حضرت امام علی نقی
علیہ السلام پر سلام ہو حضرت حسن بن علی پر کہ لقب شریف اونکا زکی
و عسکری ہی سلام ہو حجت خدا پر کہ وہ فرزند حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام ہین اور قائم آل نبیؐ ہین اور لقب شریف اونکا مہدیؑ ہی
یعنی حضرت صاحب العصر پر درود خدا کا اوپر تمامتین اوسکی ان سب
بزرگوارون پر ہوون بعد ازان تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام
پڑہے کہ وہ بہترین تعقیبات ہی تا اینکہ حدیث مین وارد ہوا ہی
کہ بعد ہر نماز کی تسبیح اوس معصومہ کی پڑہنا بہتر ہی اس سے کہ ہر روز ہزار
رکعت نماز پڑہی اور کیفیت تسبیح جناب سیدہ یہ ہی کہ پہلی چونتیس مرتبہ

اللهُ اَكبَرُ كہے بعد ازان تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ بعد ازان تینتیس مرتبہ
سُبحَانَ اللّٰہِ کہے اور مستحب ہے کہ بعد اوسکی ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ کہے اور سوتے وقت اس تسبیح کا پڑھنا بہی بہت ثواب رکھتا ہی
اور بہتر یہہ ہی کہ تربت حضرت امام حسین علیہ السلام سے یعنی خاک شفا
سے تسبیح بنائے بعد ازان تین بار کہے اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ
اِلَّا ہُوَ الحَیُّ القَیُّومُ ذُو الجَلَالِ وَالاِکرَامِ وَاَتُوبُ اِلَیہِ
یعنی طلب آمرزش کرتا ہون اوس پروردگار سے کہ نہین کوئی معبود
بحق مگر وہ خدا کہ جو زندہ ہی اور تدبیر کنندہ ہی اور صاحب بزرگی و بخشش
ہی اور باز آتا ہون مین گناہون سے اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکی بعد ازان
کہے اَعُوذُ بِوَجہِكَ الکَرِیمِ وَعِزَّتِكَ الَّتِی لَا تُرَامُ وَ
قُدرَتِكَ الَّتِی لَا یَمتَنِعُ مِنہَا شَیءٌ مِن شَرِّ الدُّنیَا وَعَذَابِ
الاٰخِرَةِ وَمِن شَرِّ الاَوجَاعِ کُلِّہَا یعنی خداوندا پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری ذات کی کہ بخشندہ ہی تو اور ساتہہ تیری عزت کے کہ دور نہین جاتی
اور ساتہہ تیری قدرت کے کہ باز ماندہ نہین ہی اوس سے کوئی چیز شر دنیا
و عذاب آخرت سے اور شر سے تمام دردونکی اور یہہ بہی کہے اَللّٰہُمَّ اِنِّی
اَسئَلُكَ مِن کُلِّ خَیرٍ اَحَاطَ بِہٖ عِلمُكَ وَاَعُوذُ بِكَ
مِن کُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِہٖ عِلمُكَ اَللّٰہُمَّ اِنِّی اَسئَلُكَ عَافِیَتَكَ

فِیْ اُمُوْرِیْ کُلِّهَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ
عَذَابِ الْاٰخِرَةِ یعنی خداوندا بدرستیکہ مین سوال کرتا ہون تجہسے
ہرخوبی ونیکی کا کہ احاطہ کیا ساتہہ اوسکی علم وسیع نے تیری اور پناہ مانگتا ہون
ساتہ تیری ہرایک بدی سے کہ احاطہ کیا ساتہہ اوسکی علم نے تیری بارخدایا
بدرستیکہ مین سوال کرتا ہون تجہسے عافیت کو جمیع امور دنیوی اخروی
مین اپنے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری خواری اور رسوائی دنیا
سے اور عذاب آخرت سے بعد اوسکے کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِی الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِیْ
مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یعنی بارالہا درود بہیج جناب رسالتمآبؐ اور اونکی
اہلبیت طاہرین پر اور پناہ دے مجہے آتش جہنم سے اور عطا فرما مجہے نعمات
بہشت اور تزویج کر میری حوران بہشت سے اور یہہ بہی سنت ہے
کہ تعقیب مین سورہ حمد پڑہے اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور سورہ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑہے اور آیتونکی تلاوت کرے خصوصاً آیۃ الکرسی
هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ تک بعد ازان آیہ شَهِدَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ تک
اور آیہ مٰلِکَ سے بِغَیْرِ حِسَابٍ تک باینطور کہ پہلی آیۃ الکرسی ابتدا
کرے یعنی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ

ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم
وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء
وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما
وہو العلی العظیم لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد
من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد
استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ
سمیع علیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات
الی النور والذین کفروا اولیاؤہم الطاغوت یخرجونہم
من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا
خالدون یعنی وہ خدا ہی کہ نہیں ہی کوئی معبود بحق مگر وہ کہ زندہ و
قایم ہی اور نہیں لیتی اوسی اونگھ اور نہ خواب یعنی نہ اونگھتا ہی وہ اور نہ سوتا ہے
اور اوسکی لئی ہی حکومت و تصرف سب چیز مین کہ وہ درمیان آسمانون کے
ہی اور اوسمین کہ جو درمیان زمینو ہے کون شخص ایسا ہی کہ شفاعت کری کسی کی
نزدیک اوسکے پروردگار کی مگر اذن و اجازت سی اوسکی جانتا ہی وہ اوس چیز کو
کہ جو روبروی خلایق ہی یا اونکی پشت سر کی جانب اور وہ احاطہ نہیں کر سکتی
ساتھ کسی چیز کے اوسکے علم سی مگر ساتھ اوس چیز کی کہ وہ چاہی وسیع و
محیط ہوئی کرسی اوسکی آسمان اور زمین کو اور گران اور شاق نہیں ہوتا

اوسنے انکو حفاظت کرنا اون دونون آسمان و زمین کا اور وہ ہی بڑا
بزرگ و برتر ہی نہین جبر ہی جانب پروردگار سی دین کی باب مین
بدرستیکہ ظاہر و جدا ہوئی ہدایت ضلالت و گمراہی سی پس جسنی کہ انکار
کیا بتون کا اور شیطان کا اور ایمان لایا ساتھ خدا کی پس بدرستیکہ تمسک
کیا اوسنی اوس رسن مستحکم و مضبوط سی کہ انقطاع اوسکو لائق نہین ہی اور خدا
سنتا ہی سب باتونکو اور واقف و دانا ہی ہر چیز سی حق تعالی دوست و
مددگار ہی مومنونکا خارج کرتا ہی اونہین تاریکی ضلالت سی نور ہدایت
کیطرف اور وہ لوگ کہ جو کافر ہوئی اور نافرمانی کی انہونے خدا کی
دوستدار انکی شیطان و بت ہین کہ خارج کرتی ہین اونہین نور ہدایت
و ایمان سی طرف تاریکی کفر و گمراہی کی اور وہی لوگ ہین ہمنشین اور وہ
ہمیشہ رہین گی اوسی جہنم مین اور کبھی اوسکی عذاب و عقاب سی نجات
نہ پائینگی بعد ازان پڑھی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ یعنی
گواہی دی خدا نی اس امر کی کہ بدرستیکہ نہین ہی کوئی معبود بحق مگر

ہو ہی خدا اور گواہی دی فرشتون نی اور اہل علم نی درحالیکہ وہ خدا
قایم ہی ساتہ عدل کی نہین ہی کوئی معبود بحق مگر وہی خدا کہ غالب
دانا ہی بدرستیکہ دین نزدیک خدا کی اسلام و ایمان ہی اور نہین اختلاف
کیا اون لوگون نی کہ جنہین کتاب دی گئی یعنی سابق مین توریت و
انجیل اونپر نازل کی گئی مگر بعد حاصل ہونیکی اونہین علم ساتہ حقیت
اسلام کی از راہ فساد و حسد کہ درمیان اونکی شایع تہا اور جو شخص کہ انکار
کری آیات و علامات خدا کا پس بدرستیکہ خدا جلد حساب کرنیوالا ہی بعد
ازان کہو قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ
تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی کہو
اسی نبی کہ خداوندا اسی مالک ملک تو ہی عطا کرتا ہی ملک جسکو چاہتا
ہی اور انتزاع سلطنت و ملک کرتا ہی جس سی چاہتا ہی اور عزت دیتا ہی
جسکو چاہتا ہی اور ذلیل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور قبضۂ قدرت مین ہی
تیری نیکی اور تو ہر چیز پر قادر ہی داخل کرتا ہی تو شب کو دنمین یا سیطور کہ
اگر زیادہ ہوتا ہی اونمین سی ایک تو کم ہو جاتا ہی دوسرا بقدر اوسکی اور

اسی طرح پردا خل کرتا ہی تو دن کو شب مین اور خارج و پیدا کرتا ہی تو زندی
کو مردی سی او رخارج کرتا ہی تو مردی کو زندی سی او ر رزق دیتا ہی تو جسکو
چاہتا ہی بغیر حساب بعد ازان کہی اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ
وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ
عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ یعنی خداوندا ہدایت کر مجھی اپنی جانب سی د
بہت پہونچا مجھ تک فضل اپنا اور بکثرت نازل کر مجھپر اپنی رحمت
اور نازل کر مجھپر اپنی برکتون سی بعد ازان کہی اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ
عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی خداوندا بی نیاز کر مجھ
بسبب اپنی حلال کی اپنی حرام سی اور بسبب اپنی فضل و کرم کی اپنی غیر سی بعد ازان
کہی رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نَبِیًّا وَ
بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِعَلِیٍّ
وَلِیًّا وَاِمَامًا وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ
عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّةِ بْنِ
الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ
بِهِمْ اَئِمَّةً فَارْضَنِیْ لَهُمْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی
راضی ہوا مین پروردگار ہونی سی خدا کی اور محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و سلم و آلہ کی

ثبوت سے اور اسلام کی دین ہونیسے اور قرآن کے کتاب ہونیسے اور کعبہ کے قبلہ ہونیسے اور حضرت امیر کی ولی بتصرف اور امام ہونیسے اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت علی ابن الحسین اور حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسی کاظم اور حضرت امام موسی رضا اور حضرت امام محمد تقی اور حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری اور حضرت صاحب العصر علیہم السلام کی امام ہونیسے بار خدایا میں راضی ہوا انکی امامت سے پس اختیار کر مجھکو واسطے انکی پیروی کی بدرستیکہ تو ہر چیز پر قادر ہے بعد ازان دو بار اس دعا کو پڑھے خصوصاً صبح و شام کو اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰہًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا یعنی گواہی دیتا ہوں میں اس امر کی کہ نہیں ہے کوئی قابل عبادت مگر معبود حقیقی درحالیکہ تنہا ہے وہ اور نہیں ہے کوئی شریک واسطے اوسکا ذات میں صفات میں اوسکی اور وہ موصوف بجمیع صفات کمال ہے اور یگانہ ہے ذات میں اپنی اور یگانہ ہے صفات میں اپنی اور پاک و پاکیزہ ہے سب امور سے اور نہیں رکھتا وہ زوجہ و فرزند بعد ازان کہے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الْجَلِیْلَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَمَنْ یَّعْنِیْنِیْ اَمْرُہٗ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الْمَرْھُوْبَ الْمَخُوْفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِہٖ

كُلَّ شَيْءٍ نَفْسِي وَاَهْلِي وَوُلْدِي وَمَنْ يَعْنِيْنِي اَمْرُهُ یعنی سپرد
کرتا ہون مین خداوند عظیم کو اپنی نفس و عیال و مال و اولاد کو اور اوس شخص
کو رنج دیتا ہی مجھے امر اوسکا اور طلب و بیعت کرتا ہون اوس خدا سی کہ نہیں
و خوف کیا گیا ہی اوسی اور ذلیل و ناچیز ہی بہ نسبت اوسکی عظمت و بزرگی
کی ہر ایک چیز بہ نسبت اپنی جان اور اہل و عیال و اولاد کو اور اوس شخص
کی کہ رنج دیتا ہی مجھکو امر اوسکا بعد ازان کہی تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ
لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا یعنی توکل کیا مینی اوس خدا ئی زندہ پر کہ کبھی اوسکو کسی
موت و فوت نہین اور جمیع حمد و ثنا ثابت ہی خاص اوس خدا کی لئی کہ
نہین ہی کبھی اوسکی زوجہ و فرزند اور نہین ہی کوئی واسطی اوسکی شریک و ہمسر
اوسکی ملک و سلطنت مین اور نہین ہی واسطی اوسکی کوئی ولی خواری سی و الٰی
سی یعنی جیسا کہ عاجز دنکی لئی ولی ہوتا ہی اور وہ بسبب اوسکی فرمانبرداری
کی ذلیل و رسوا ہوتی ہین اوسطرح سی خدا کا کوئی ولی نہین اور وہ محکوم
کسی کا نہین اور تعظیم و تکریم اوسی خدا کی طریق شایستہ تعظیم و تبجیل سی
بعد ازان جناب رسالتمآب کی زیارت پڑھی باینطور اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

بن عبد اللہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ السلام علیک
یا حبیب اللہ السلام علیک یا صفوۃ اللہ السلام علیک
یا امین اللہ اشہد انک رسول اللہ واشہد انک محمد
بن عبد اللہ واشہد انک قد نصحت لامتک وجاہدت
فی سبیل ربک وعبدتہ حتی اتاک الیقین فجزاک اللہ
یا رسول اللہ افضل ما جزا نبیا عن امتہ اللھم صل علی
محمد وال محمد افضل ما صلیت علی ابراھیم وال ابراھیم
انک حمید مجید یعنی سلام ہو آپ پرای رسول خدا اور رحمتین
اور برکتین خدا کی نازل ہون آپ پر سلام ہو آپ پر ای محمد مصطفے صلعم
فرزندارجمند حضرت عبد اللہ علیہ السلام سلام ہو آپ پرای بندہ منتخب
خدا سلام ہو آپ پرای محبوب و دوست خدا سلام ہو آپ پر ای
برگزیدہ خدا سلام ہو آپ پرای امین از خدا گواہی دیتا ہون مین اس امر
کی کہ بدرستیکہ آپ رسول خدا ہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ بدرستیکہ
آپ محمد فرزندارجمند حضرت عبد اللہ ہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی
کہ ہر آئینہ آپنے نصیحت کیا اپنی امت گمراہ کو اور جہاد فرمایا کفار نابکار
سی راہ خدا مین اور عبادت کی آپنے اوسکی تا اینکہ دنیا سی انتقال فرمایا
یعنی تا دم مرگ مشغول عبادت الٰہی رہی پس جزا دی آپکو خدای سبحانہ

ہماری جانب سے زیادہ کامل و افضل ہے اوس حیثیت سے کہ کسی نبی کو اوسکی امت
کیجانب سے دی ہو خداوندا درود بھیج نبی ص و آل نبی ع پر افضل و بہتر اوس درود
سے کہ جو بھیجا ہے تو نے ابراہیم ع و آل ابراہیم ع پر تحقیق کہ تو حمد کیا گیا ہے ہر حال
مین اور بزرگ و برتر ہے اور جب تعقیب سے فراغت پائی اور چاہے
کہ سجدہ مین جائے تو کہے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی منزہ و
پاک ہے تو اے پروردگار اور تو پروردگار عزت و قوت ہے پاک و پاکیزہ ہے تو
اوس چیز سے کہ اوسے توصیف مین تیری بیان کرتے ہین وہ لوگ اور سلام
خدا کیجانب سے ہو تمام پیغمبرون پر اور جمیع حمد و ثنا ثابت ہے اوس خدا
کے لئے کہ جو پروردگار تمام عالم کا ہے لیکن تعقیب مخصوص بعض نمازونکی
پس پوشیدہ نرہے کہ بعد نماز ظہر مستحب ہے کہ داہنے ہاتھ سے اپنی ڈاڑھی
تھامے اور بائین ہاتھ کو آسمانکی جانب بلند کرے اور کہے یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ
یعنی اے پروردگار محمد ص و آل محمد ص پر درود بھیج محمد ص و آل محمد ص پر
اور آزاد کر مجھے آتش جہنم سے بعد ازان کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ اور معنی اس
فقرہ کے سابق مین مذکور ہوئے لیکن عجل فرجہم کے

یہہ معنی ہیں کہ بزودی تمام دور کراونسی رنج وغم اونکا اور سنت ہی
کہ بعد نماز عصر ستر بار کہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ
اور وس بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑہی اور بعد نماز مغرب و نماز صبح کے
ستر مرتبہ کہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی شروع کرتا ہون مین نام سے اوس خدا کے
کہ روزی دہندہ و رحمت کنندہ ہی نہین طاقت و توانائی مگر بسبب
اوس خدا کی کہ برتر اور بزرگ ہی اور اگر سو مرتبہ پڑہی تو بہتر ہی اور سات
بار سے بہی اکتفا کر سکتا ہی خلاصہ یہ کہ ان تین مقدارون مین سے موافق
کسی مقدار کی اوسی پڑہی تا کہ سب طرح کی آفتین اوس سے دور ہو جائین
اور یہہ بہی سنت ہی کہ بعد ان دونون نمازونکی ستر بار کہی لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ
یُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ اِنَّكَ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی نہین ہی کوئی معبود بجز اوس معبود برحق
کی کہ یکتا و یگانہ ہی اور نہین ہی کوئی شریک ذات و صفات واسطی اوسکی
اوسی کی لئی ملک اور اوسیکی لئی حمد و ثنا اور وہی معدوم کو خلعت
ہستی پہناتا ہی اور وہی موجود کو شربت ممات چکہاتا ہی اور موت
دیتا ہی اور زندہ فرماتا ہی وہ خود زندہ ہی کہ موت و فوت اوسکی لئی نہین

اور قبضۂ قدرت مین ہی اوسکی نیکی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اگر
قبل طلوع آفتاب اور قبل اوسکی غروب کے بہی پڑہی تو بہتر ہی اور مستحب ہے
کہ بعد نماز شام تین بار کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَ
لَا یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ غَیْرُہٗ یعنی جمیع حمد ثابت ہین اوس خدا کی لئی
کہ وہ کرتا ہی جو چاہتا ہے اور نہین کرسکتا جو کچھ کہ چاہی غیر اوسکا اور مستحب
ہی کہ بعد نماز عشا سات بار سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑہی اور سنت ہی کہ صبح
و شام کو تین سو ساٹھ بار کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَمْدًا
کَثِیْرًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنی جمیع حمد ثابت ہی اوس معبود کی لئی کہ جو
مربی تمام عالم کا ہی حمد کرتا ہون مین اوسکی حمد و ثنا کثیر ہر حال مین اور
مستحب ہے بلکہ سنت موکدہ ہی نزدیک طلوع آفتاب اور قریب
غروب آفتاب دس بار کہو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ
ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ
اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ
اوس خدا کی کہ شنوا و دانا ہی ضغطون سی اور طمع شیاطین کا اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتھ تیری ای پروردگار میری اس امر سی کہ حاضر و
موجود ہون وہ شیاطین میری پاس بدرستیکہ خدا سنتا ہی تمام باتونکو
اور عالم و دانا ہی ہر چیز سی اور جان تو کہ بعد ہر نماز کی بعد فارغ ہونکی

تعقیب سی سجدہ شکر سنت موکدہ ہی اور سجدہ شکر مین بخلاف
اور سجدون کی مستحب ہے کہ ہاتونکو زمین پر لیٹا دے اور شکم و سینہ کو
اپنی متصل بزمین رکھے اور جس قدر اس سجدہ مین طول دے اوس قدر
بہتر ہی اور اقل مرتبہ یہہ ہی کہ پیشانی زمین پر رکھی اور اقل دعا پڑھے
بعد ازان داہنی پہلو کو موہنہ کی زمین پر رکھی اور کچہہ دعا پڑہی بعد
ازان بائین پہلو کو موہنہ کی زمین پر رکھی اور کوئی دعا پڑھی بعد ازان
پھر پیشانی زمین پر رکھی اور ذکر خدا کری اگرچہ سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ یا لفظ اللّٰہ پر اکتفا کری اور اگر زبان فارسی یا ہندی وغیرہ مین دعا
کری اور حاجتین اپنی درگاہ باری سی طلب کری تو بہی کچہہ مضائقہ نہین
اور بہتر یہہ ہی کہ پہلی پیشانی زمین پر رکھی اور سو مرتبہ کہی اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ
یعنی خداوندا معاف کر گناہ میری خداوندا معاف کر گناہ میری بعد ازان جانب
راست رو کو زمین پر رکھی اور تین مرتبہ کہی یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ
یعنی ای خدا ای پروردگار ای سردار میر بعد ازان جانب چپ کو زمین پر رکھی
اور تین بار یہی دعا پڑھی بعد ازان پھر پیشانی زمین پر رکھی اور سو بار شکراً شکراً
کہی یعنی شکر گذار ہون مین تیرا ای پروردگار میری اور تین بار بہی اکتفا کر سکتا ہے
اور اگر سو بار شکراً للّٰہ کہی یعنی شکر ہی واسطے خدا کی عوض مین اوسکی نعمتون کی تو بہی
بہتر ہی بعد ازان کہی اَسْئَلُكَ الرَّاحَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ

یعنی سوال کرتا ہون تجہسی حصول راحت کا بوقت مرگ اور عفو جرائم کا
بوقت حساب بعدازان کہے سَجَدَ وَجْهِیَ اللَّئِیْمُ لِوَجْهِ
رَبِّیَ الْکَرِیْمِ یعنی سجدہ کیا پیشانی گناہگار و بدسیرت نے اوپر
پروردگار کے کہ کریم و رحیم ہی بعدازان تمام اپنی حاجتین دنیا و آخرت
کی جس زبان مین چاہے درگاہ باری سی طلب کری اور بوقت ایک جانب رو
زمین پر رکہنی کے دس بار یا اللہ کہے اور بوقت دوسری جانب رکہنے
کی یا ربّ کہی تو بہتر ہے اور اگر یا اللہ و یا ربّاہ اون سجدون
مین زیادہ کہی یعنی اے خدا میرے اور اے پروردگار میرے تو حاجتین
اوسکی برآتی ہین بعدازان سجدے سی سر اوٹہاکے تو تین بار دست
کو سجدہ گاہ پر مل کے بائین جانب مونہہ کی مس کرے اور اگر یہ
دعا پڑہے تو بہتر ہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ
الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالسُّقْمِ وَالْعُدْمِ
وَالصَّغَارِ وَالذُّلِّ وَالْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ یعنی شروع کرتا ہون ساتہہ نام اوس خدا
کی کہ نہین ہی کوئی معبود بحق مگر وہ کہ واقف و دانا ظاہر و
باطن سی ہے اور روزی دہندہ و رحمت کنندہ ہی خداوندا

بحضرتکے پناہ مانگتا ہوںمیں ساتھہ تیری ہر رنج و غم و بیماری و درویشی و خواری و ذلت سی اور تمام بدبوئیسی جو کچہہ کہ ظاہر ہوئیں اونمیں سی اور جو کچہہ کہ پوشیدہ ہیں اور جب کہ نماز سی فارغ ہوکی اوٹھی تو داہنی جانب حرکت کری اور یہہ مختصر و خلاصہ تھا کہ جو اسمقام پر مذکور ہوا اور باقی ادعیہ و آداب کتب مبسوطہ میں مرقوم ہیں مثل مقباس المصابیح وغیرہکو اور جبکہ آدمی بالائی بام یا صحرا میں جائی کہ اطراف آسمان و ہاں سی نمایاں ہوں تو نظر کری اپنی داہنی جانب اور بائیں جانب اور فوق سر اور بعد ازاں انگشت شہادت سی اشارہ کری قبر مقدس حضرت امام حسین علیہ السلام کیجانب اور کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی سلام ہو آپ پر ای حضرت ابوعبداللہ ع سلام ہو آپ پر ای فرزند ارجمند رسولخدا سلام ہو آپ پر اور رحمت الٰہی اور برکتیں اوسکی نازل ہوں آپ پر تو وہ شخص ثواب حضرت کی زیارت کا پائیگا اور جانب سمت قبلہ سی جب تھوڑا سا پہریگا تو وہی جانب قبر حضرت امام حسین علیہ السلام ہی اور جسوقت کہ اپنی مکان سی حرکت کری تو کہی بِسْمِ اللّٰہِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی ابتدا کرتا ہوں میں نام خدا سی اور ایمان

لایا مین ساتھہ معبود برحق کی اور توکل کیا مینی جناب باری پر جو کچھہ کہ جانا
خدائی نہین طاقت وقوت مگر مدد سے اوسی خدا کی کہ جو متصف جمیع صفات
کمال سے ہی اور جب پاؤن اپنا رکاب مین رکہی تو بسم اللہ الرحمن
الرحیم کہی اور جب سوار ہو تو آیۃ الکرسی پڑہی بعد ازان کہی الحمد
للہ سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین
وانا الی ربنا لمنقلبون والحمد للہ رب العلمین یعنی جمیع
حمد ثابت ہین خدا کی لئی تنزیہ کرتا ہون مین اوس خدا کا کہ جسنی مسخر تابع
کیا ہمارے لئی اس حیوان کی زبان کو اور نہ تہی ہم واسطی اوسکی توانائی و
طاقت دینی والی بدرستیکہ ہم طرف اپنی پروردگار کی ہر آئینہ بازگشت
کرنیوالی ہین اور جمیع حمد ثابت ہین واسطی اوس خدا کی کہ پروردگار تمام عالم کا
ہی تا کہ جمیع آفتون سی بفضل و رحمت الٰہی محفوظ رہی بعد ازان سب حاجتین
دنیا و آخرت کی خدا سی طلب کری کہ البتہ وہ برا لینگی اور دوسری
روایت مین وارد ہوا ہی کہ قریب ظہر دو رکعت نماز پڑہی اور پہلی رکعت
مین سورۂ انا انزلناہ اور دوسری رکعت مین سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی
بعد ازان سجدہ مین جائی اور سو بار شکراً شکراً کہی پس حاجتین اپنی خدا
سی طلب کری اور مشہور علما مین یہ ہی کہ چوبیسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کی
وہ روز ہی کہ اوسمین جناب رسالت مآب نی نصارای نجران کو طلب فرمایا

اور بصورت مباہلہ نصارٰی اور اون لوگون نے قبول کیا اور حقیقت جناب
رسالتمآب کی ظاہر ہوئی اور روزہ اوس روز کا مستحب ہے اور غسل بھی
مستحب ہے اور نیم ساعت روز قبل زوال مثل نماز روز عید غدیر کے
نماز بھی مستحب ہے یعنی دو رکعت نماز ہر رکعت مین سورہ حمد اور دس بار
قل ہو اللہ اور دس بار انا انزلناہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی ہم فیہا
خالدون تک پڑھنا چاہئے **خاتمہ** بیان مین تمام اون احکام
کے ہے کہ جو متعلق و مخصوص عورتون سے ہین اول یہ کہ ستر عورتین
مرد کو فقط پس و پیش یعنی عورتین کا پوشیدہ کرنا واجب ہے مگر عورت کو
موافق مذہب مشہور تمام بدن اور بالونکا پوشیدہ کرنا واجب ہے
بغیر دو ہاتون کے بند دست سے خواہ کف دست یا پشت دست اور بغیر
دو قدمون کے خواہ پشت پا ہو اور خواہ شکم پا اور اگر کوئی چیز پاؤن
پر حائل کرین تا شکم پا نمایان نہو تو احوط ہے اور مستحب ہے عورتونکو
نماز مین تین لباس پہننا ایک پیراہن اور ایک اور جامہ وسیع ہو اہن
پر اور ایک روپاک اور کنیز و نابالغہ لڑکی کو سر برہنہ نماز پڑھنا
جائز ہے دوسرے یہہ کہ مردونکو نماز مین حریر و طلا کا لباس پہننا جائز نہین
اور عورتونکو جائز ہے تیسرے یہہ کہ مردونکو مسجد مین نماز پڑھنا مستحب ہے
اور عورتونکو گھر مین بلکہ حسب قدر بستر سے قریب ہے اوسقدر بہتر ہے تا اینکہ نماز پڑھنا

دالان